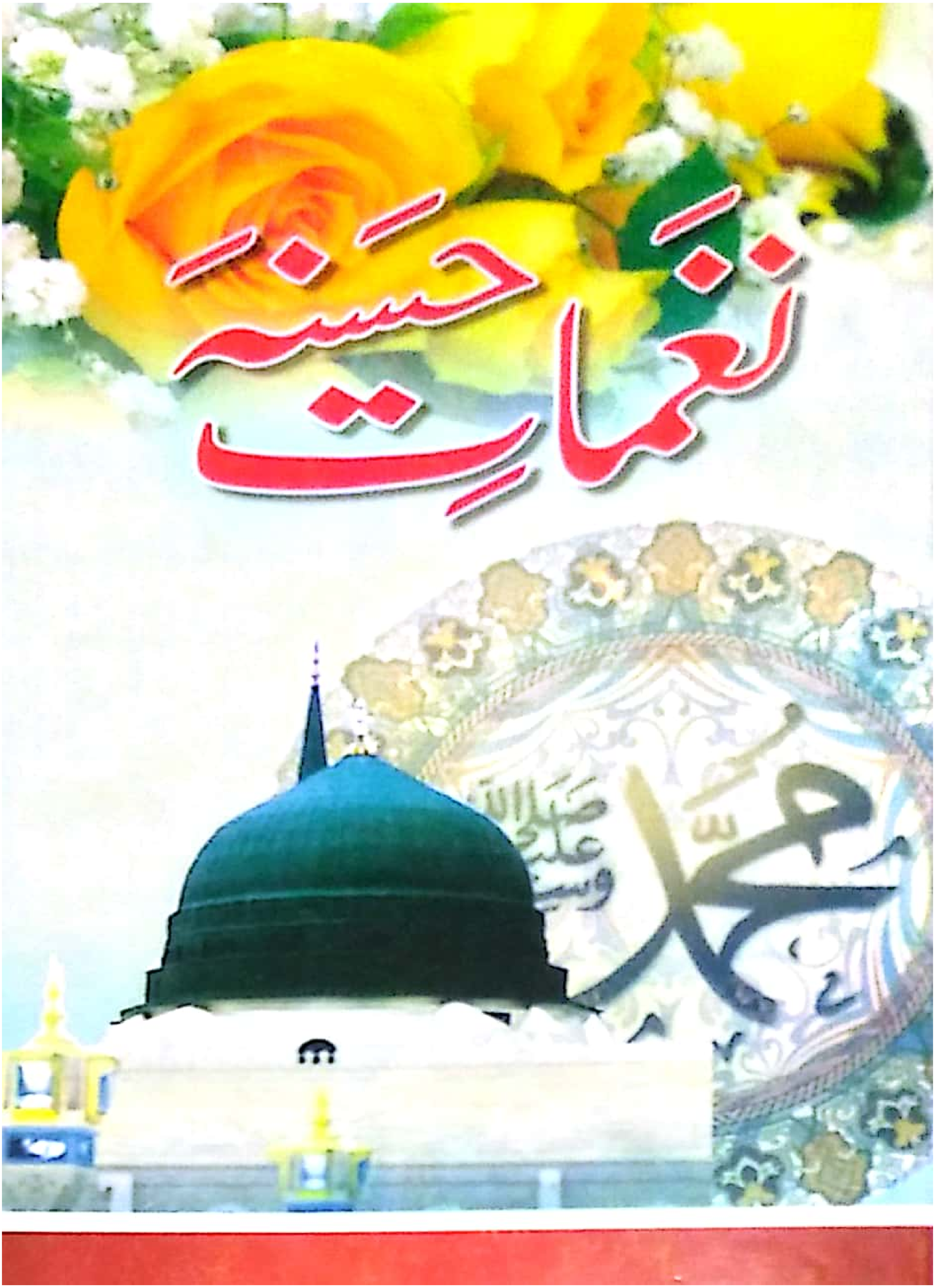

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نغمات حسنہ

ترتیب:

بدرالاسلام وفریدالزماں

ناشر

Scanned by CamScanner

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	دعا........	۴	۲۴	لم یات نظیرک........	۲۶
۲	موت کا منظر........	۵	۲۵	مدنی مدینے والے........	۲۷
۳	پڑھا کرو نماز........	۷	۲۶	آسرا میرے دل کا........	۲۸
۴	اللہ اللہ اللہ اللہ بول........	۸	۲۷	کیوں آ کے رو رہا ہے........	۲۹
۵	لب پہ آتی ہے........	۹	۲۸	کعبے کی رونق کعبے کا منظر........	۲۹
۶	یارب دل مسلم کو........	۹	۲۹	وتعز من تشاءة وتذل........	۳۰
۷	پہلی نظر........	۱۰	۳۰	مدینے کا سفر ہے........	۳۲
۸	یارب در سرکار کا........	۱۱	۳۱	نہیں نہیں نہیں........	۳۳
۹	باب دوم: نعت وسلام		۳۲	نبی نبی نبی........	۳۴
۱۰	اللہ اللہ اللہ اللہ........	۱۳	۳۳	نبی نبی نبی....(احمد رضا بریلویؒ)	۳۵
۱۱	شفیع مطاع نبی کریم........	۱۳	۳۴	ایمان بولتا ہے........	۳۷
۱۲	سلام لے لو........	۱۴	۳۵	عشق میں ہم پنچھی........	۳۷
۱۳	کیوں چاند میں کھوئے ہو........	۱۵	۳۶	لا الہ الا اللہ........	۳۸
۱۴	سلام آیا پیام آیا........	۱۶	۳۷	حسین آئین بتانے والے........	۳۹
۱۵	فاصلوں کو تکلف........	۱۷	۳۸	اے کاش مدینے جانے کا........	۳۹
۱۶	خسروی اچھی لگی........	۱۸	۳۹	یا صاحب الجمال ویا........	۴۰
۱۷	وہ نور بن کے........	۱۸	۴۰	کعبہ ہو نگاہوں میں........	۴۱
۱۸	معراج کی شب........	۱۹	۴۱	خوب صورت........	۴۲
۱۹	میرا دل تڑپ رہا ہے........	۲۰	۴۲	مٹی تیرے وطن کی........	۴۲
۲۰	سدرہ سے بھی آگے کون گیا........	۲۱	۴۳	پیارا محمد ﷺ........	۴۳
۲۱	سرکار کی سنت کو........	۲۲	۴۴	یوں اگر ہوتا........	۴۴
۲۲	کسی مجلس میں جب........	۲۳	۴۵	چین ہے نہ قراری........	۴۴
۲۳	سب کے بس کی بات نہیں........	۲۴			

Scanned by CamScanner

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۵	لذت عشق نبی......	۴۵
۴۶	کیا نام محمدؐ......	۴۶
۴۷	بیاں کس سے ہوگا......	۴۶
۴۸	ہیں بڑے خوب صورت.....	۴۷
۴۹	کرم کرم کرم......	۴۸
۵۰	مدینہ جنت ہے......	۴۹
۵۱	صورت محمدؐ کی	۵۰
۵۲	دنیا سے مصطفیٰ نے	۵۱
۵۳	جام دیکھا نہ......	۵۲
۵۴	آئے نبی تو......	۵۲
۵۵	وہ ملک سے افضل ہے.....	۵۳
۵۶	**باب سوم: نظم**	
۵۷	حافظ قرآن......	۵۵
	قرآن کی فریاد......	
۵۹	عظمت قرآن......	۵۶
۶۰	سامانِ تجارت......	۵۷
۶۱	توحید کا ڈنکا ہم......	۵۸
۶۲	اسلام کا سکہ ہم......	۶۰
۶۳	تکبیر کے نعروں سے......	۶۱
۶۴	بابری مسجد میں ہم	۶۲
۶۵	منظر گجرات......	۶۳
۶۶	گر عمل کرتے تو	۶۴
۶۷	انسان سے خطاب......	۶۵
۶۸	لعنت جہیز......	۶۶
۶۹	چرچہ جہیز کا......	۶۸
۷۰	ٹی وی پہ پڑی جب......	۶۸
۷۱	مکۃ المکرمہ......	۷۰
۷۲	وتعزمن تشاء وتذ.. (الطاف ضیاء)	۷۲
۷۳	اب زمین کا بدن......	۷۴
۷۴	سرزمین دیوبند......	۷۵
۷۵	حالات حاضرہ......	۷۶
۷۶	میں اردو ہوں......	۷۷
۷۷	خلاف بدعت......	۷۸
۷۸	سسکیاں لے کر......	۷۸
۷۹	برطانوی ایجنٹ ”قادیانی“	۷۹
۸۰	قادیانی شیطان......	۸۱
۸۱	ہدایت......	۸۲
۸۲	**باب چہارم: ترانے**	
۸۳	ترانۂ دار العلوم دیوبند	۸۴
۸۴	ترانۂ دار العلوم وقف، دیوبند	۸۶
۸۵	ترانۂ جامعۃ الامام انورؒ	۸۷
۸۶	ترانۂ مظاہر علوم سہارنپور	۸۸
۸۷	ترانۂ علی گڈھ	۹۰
۸۸	ترانۂ ہندی	۹۲
۸۹	ترانۂ مسلمانانِ ہند	۹۳
۹۰	ترقی کا ضامن	۹۶

Scanned by CamScanner

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

کرم مانگتی ہوں رحم مانگتی ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتی ہوں

عطا کر تو شانِ رحیمی کا صدقہ
دلا دے الٰہی کریمی کا صدقہ

نہ مانگوں گی تجھ سے تو مانگوں گی کس سے
میں تیری ہوں تجھ سے دُعا مانگتی ہوں

کرم مانگتی ہوں رحم مانگتی ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتی ہوں

الٰہی تجھے واسطہ پنجتنؑ کا
وہ شاداب غنچہ دلوں کے چمن کا

الٰہی تجھے واسطہ غوث الوراء کا
انہی کے صدقے کرم مانگتی ہوں

تو دامن ہمارا مرادوں سے بھر دے
کرم کی نظر سے دُعا مانگتی ہوں

جو مفلس ہیں ان کو دولت عطا کر
جو بیمار ہیں ان کو صحت عطا کر

کرم مانگتی ہوں رحم مانگتی ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتی ہوں

غریبوں پر تو رحم کر یا الٰہی
مریضوں کی خاطر دُعا مانگتی ہوں

الٰہی ہمیں شاد و مسرور رکھنا
بلاؤں سے ہم کو سدا دور رکھنا

Scanned by CamScanner

مصیبت میں صبر و رضا مانگتی ہوں
ہوں رحمت کی طالب دُعا مانگتی ہوں

پریشانیاں ہم کو گھیرے ہوئے ہیں
پریشانیوں کی خاطر دُعا مانگتی ہوں

کرم مانگتی ہوں رحم مانگتی ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتی ہوں

ہوا ہے نہ مایوس تیرا سوالی
پھرا ہے نہ کوئی تیرے در سے خالی

ہم سب جمع ہیں یہاں تیری خاطر
میں سب کی طرف سے دُعا مانگتی ہوں

بحقِ علیؑ و بحقِ پیغمبرؐ
بحقِ بتولؑ اور شبیرؑ و شبرؑ

قسم چودہ معصوم کی دے کے یارب
کرم مانگتی ہوں رحم مانگتی ہوں

کرم کی نظر سے دُعا مانگتی ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتی ہوں

موت کا منظر

حشر میں پھر ملیں گے مرے دوستو
بس یہی ہے مقام آخری آخری
کہنا سب جیتے ... کے تیں شکوے گلے، آج سے ختم دنیا کے سب سلسلے

شمع ڈھلنے کو ہے دم نکلنے کو ہے، اب ہے قصہ تمام آخری آخری

حشر میں پھر ملیں گے مرے دوستو

بس یہی ہے مقام آخری آخری

مجھ کو نہلا کے پہنا دیئے ہیں کفن، رو چکے مل کے ماں باپ بھائی بہن

موت بھی دوستو آج حیرت میں ہے، اب ہے قصہ تمام آخری آخری

حشر میں پھر ملیں گے مرے دوستو

بس یہی ہے مقام آخری آخری

خوشبوؤں میں کفن کو بسانے لگے، میری میت کو دلہن بنانے لگے

دوستو اب اٹھاؤ جنازہ میرا، ہو چکا انتظام آخری آخری

حشر میں پھر ملیں گے مرے دوستو

بس یہی ہے مقام آخری آخری

مجھ کو زیر زمیں یار دفنا گئے، کس قدر سنگ دل ہو کے فرما گئے

دوستو چین کی نیند سوتے رہو، بس یہی ہے پیام آخری آخری

حشر میں پھر ملیں گے مرے دوستو

بس یہی ہے مقام آخری آخری

دعاء

جب کبھی گھبرا کے میں نے کی دعا — خواب میں سرکارؐ نے مجھ سے کہا

کام بگڑے سب تیرے بن جائیں گے — تیرے سارے مدعا مل جائیں گے

جب خداوند ہے تیرا پاسباں — لے لیا ہے اس نے تیرا امتحاں

اس قدر مغموم کیوں ہوتی ہے تو — شکر کر کیوں اس قدر روتی ہے تو

میں یہ بولی اے میرے عالیجناب — میری فکروں کا نہیں ہے کچھ حساب

مجھ کو ساری عُمر سے راحت نہیں
اب بہت میں ہوگئی ہوں اندوہگیں
یوں تو دُنیا مثلِ دوزخ ہے حضور
بخش دے رب میرے سارے اب قصور

پڑھا کرو نماز راہِ نجات ہے

اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے
پڑھتے رہو نماز یہ قولِ حضوؐر ہے

پڑھتے رہو نماز تو چہرے پہ نُور ہے
پڑھتے نہیں نماز تو اپنا قصور ہے

اپنے کیئے کی آپ سزا جلد پاؤ گے
سیدھے اے بے نمازی جہنم میں جاؤ گے

جس روز کے تخت پہ بیٹھے گا کبریا
اس وقت کیا کہو گے تمہیں آئے گی حیا

شرم و حیا سے اس گھڑی سر کو جھکاؤ گے
جنت تو کیا ملے گی جہنم میں جاؤ گے

توبہ کرو خدارا نمازیں پڑھا کرو
مکر و فریب سے ہر دم بچا کرو

مسجد خدا کا گھر ہے عبادت سے کام ہے
دُنیا کا کام کرنا تو مطلق حرام ہے

پڑھتے ہیں جو نماز جماعت سے سربسر
تیار کر رہے ہیں وہ جنت میں اپنا گھر

بخشائیں گے خُدا سے اے شاہِ بحر و بر
مسلم و بخاری میں لکھی ہے یہ خبر

Scanned by CamScanner

جوترک کی نماز تو وہ ناس ہوگیا
جس نے پڑھی نماز تو وہ پاک ہوگیا

پڑھتے رہو نماز تو یہ بہتر کام ہے
دین رسول پاکؐ کا اس سے قیام ہے

مت کھاؤ سُود سود کا کھانا حرام ہے
بس یہ دُعا میری خدا صبح وشام ہے

اللہ اللہ اللہ اللہ بول

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول — سانس پر لکھ یہی وظیفہ ہے سب سے ان مول
وہ واحد ہے وہ یکتا کوئی نہیں اُس کے جیسا — سچائی کی دنیا میں یارب دل کی آنکھیں کھول

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول

آدم حوا کا ورثہ ہے تیرے جسم فانی میں — تیری خاک آمیز ہوئی ہے عرش بریں کے پانی میں
کعبہ تیرا سینہ ہے جس کا نور مدینہ ہے — قرآں ہے جب ہاتھ میں تیرے کیوں ہے ڈانواڈول

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول

دنیا دنیا کرتا رہا تو یوں ہی چکر کھائے گا — دردر کی ٹھوکر کھائے گا تو کچھ نہ تجھے مل پائے گا
نبیوں کی باتوں کو سُن فضل وکرم کے موتی چن — سچی ہے بس راہ خدا کی باقی سب ہے جھول

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول

لاکھ دلیلوں سے بہتر ہے قرآں کی بس ایک دلیل — کوئی پوچھے کون ہے اللہ تو کہہ دے کہ رب جلیل
تیری یہ جو شہرت ہے یہ اللہ کی رحمت ہے — اُس کا ترازو مل جائے تو اپنی ہستی تول

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ بول — سانس پر لکھ یہی وظیفہ ہے سب سے ان مول

نہ مال و دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے ☆ تسلی دل کو ملتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

لب پہ آتی ہے دعا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے

ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو میری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

مرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اُسی راہ پہ چلانا مجھ کو

علامہ اقبال

ہزار راستے آنکھوں کے سامنے ہیں مگر
مجھے تلاش ہے جس کی وہ راستہ دے دے

یارب دل مسلم کو

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

پھر وادیِ فاراں کے ہر ذرّے کو چمکا دے
پھر شوقِ تماشا دے پھر ذوقِ تقاضا دے

محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے

پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محملِ خالی کو پھر شاہدِ لیلا دے

اس دور کی ظلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو
وہ داغِ محبت دے جو چاند کو شرما دے

رفعت میں مقاصد کو ہم دوشِ ثریا کر
خودداریِ ساحل دے آزادیِ دریا دے

بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر دل صورتِ مینا دے

Scanned by CamScanner

احساس عنایت کر آثار مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشہ فردا دے
میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے
یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

جو اتر نہ جائے دل میں وہ صدا صدا نہیں ہے
جو نہ عرش کو ہلا دے وہ دعا دعا نہیں ہے

نشیمن پر نشیمن اس قدر تعمیر کرتا جا
کہ بجلی خود گرتے گرتے بیزار ہو جائے

منجمد خون کو موجوں کی روانی دے دے
پھر سے احساسِ فسردہ کو جوانی دے دے

پہلی نظر

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش و خرد مفلوج ہوئے دل ذوق و تماشا بھول گیا

پھر روح کی اذنِ رقص ملا خوابیدہ جنوں بیدار ہوا
کلمے کا تقاضا یاد رہا یا دوں کا تقاضا بھول گیا

احساس کے پردے لہرائے ایماں کی حرارت تیز ہوئی

Scanned by CamScanner

سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ سر اپنا سوادہ بھول گیا

جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے یاد آ نہ سکا جو سوچا تھا
اظہار عقیدت کی دھن میں اظہار تمنا بھول گیا

پہنچا جو حرم کی چوکھٹ پر اک ابرِ کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا ہوش مجھے کیا مانگ لیا کیا بھول گیا

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش وخرد مفلوج ہوئے دل ذوق تماشا بھول گیا

یارب درِ سرکار کا

یارب درِ سرکار کا دربان بنادے
مجھ جیسے گدا کو بھی سلطان بنادے

خالی ہے میرا ہاتھ بہت دور ہے طیبہ
اس منزلِ دشوار کو آسان بنادے

مصروف رہوں صبح ومساء نعتِ نبی میں
دھڑکن کو قلم دل کو قلم دان بنادے

اے ملّتِ اسلام کے بھٹکے ہوئے لوگو!
اللہ ہمیں صاحب ایمان بنادے

انصار ومہاجر کی طرح مل کے رہیں ہم
اک بار پھر انسان کو انسان بنادے

شیطان کے دھوکے میں پھنسے ہوئے ہیں ہم
اللہ ہمیں شیطان کے دھوکے سے بچادے

پڑھنے کی دے توفیق مسلمان بچوں کو
اللہ انہیں حافظ قرآن بنادے

باب دوم:

نعت وسلام

Scanned by CamScanner

اللہ اللہ اللہ اللہ

الصبح بدامن طلعته | واللّیل دجٰی من وفـرته
فاق الرسل فضلا وعلا | اهدی السبـلا بدلالتـه
کنزالکرم مولی النعم | هـادی الامـم لشـریعتـه
ازکی النسب اعلی ارصب | کل الـعرب فی خـدمتـه
سعت الشجرنطق الحجر | شُـقّ القمـرباشـارتـه
جبریل اتی لیلة اسری | والـرب دعـاه لحضـرته
نال الشـرف والله عفا | عمـا سـلفامن امتـه
فمحمـدناهوسیدنا | فـالعـزلنـالاٰجـابتـه
الصبـح بدامن طلعـته | واللّیـل رجی من وفـرته
اللـه اللـه اللـه اللـه | اللـه اللـه اللـه اللـه

☆اگر ہر شعر کے بعد الله الله الله الله الله الله الله الله پڑھا جائے تو کیف بڑھ جائے گا۔

شفیع مطاع نبی کریم

شـفیـع، مطاع،نبی،کـریم | قسیم جسیم،بسیم،وسیم
دلیـل الـی الخیردارالحکم | وروح وحـق قـوی امیـن

رسول الملاحم، والمصطفی وخیرالوریٰ ذوالعطاء العمیم

هوالاحسن الاجود الاشجع أغر الجبین جمیل، وسلیم

محمد المرسل المتقی ال مقدس من کل وصف ذمیم

ختام السلام کمسک الختام لختم الکرام نبی فخیم

شفیع، مطاع، نبی، کریم قسیم جسیم، بسیم، وسیم

ماان مدحت محمدا بمقالتی

ولکن مدحت مقالتی بمحمد

پیام لے لو

نبی اکرمؐ شفیع اعظمؐ دکھے دلوں کا پیام لے لو

تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

قدم قدم پر ہے خوف رہزن، زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن

زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، تمہیں محبت سے کام لے لو

شکستہ کشتی تیز دھارا، نظر سے روپوش ہے کنارہ

نہیں ہے کوئی ناخدا ہمارا، خبر تو عالی مقام لے لو

عجیب مشکل میں کارواں ہے نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے

بشکل رہبر چھپے ہیں رہزن اٹھو ذرا انتقام لے لو

کبھی تقاضاوفا کا ہم سے، کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے، خبر تو خیر الانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہم، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا، تمام اپنے غلام لے لو

نبی اکرمؐ شفیع اعظمؐ دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

(قاری محمد طیب صاحب)

کیوں چاند میں کھوئے ہو

کیوں چاند میں کھوئے ہو الجھے ہو ستاروں میں
آقا کو میرے ڈھونڈو قرآن کے پاروں میں

اُن کے ہی پسینے کی خوشبو ہے بہاروں میں
اُن کی ہی تجلی ہے اِن چاند ستاروں میں

آ تجھ کو بتا دیں گے جنت کسے کہتے ہیں
آ بیٹھ ذرا مل کر ہم درد کے ماروں میں

رضواں تیری جنت کو فرصت جو ملے دیکھوں
کھوئی ہیں ابھی نظریں طیبہ کے نظاروں میں

اے کاش کبوتر ہم بن کے ہی رہے ہوتے
اس گنبدِ خضرا کے پر کیف مناروں میں

طیبہ کے فقیروں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے
تاریخ بتاتی ہے یہ راز اشاروں میں

کیوں چاند میں کھوئے ہو الجھے ہو ستاروں میں
آقا کو میرے ڈھونڈھو قرآن کے پاروں میں

سلام آیا پیام آیا

زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

یہ کون سر سے کفن لپیٹے چلا ہے الفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا

فضا میں لبیک کی صدائیں ز فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے زباں پہ یہ کس کا نام آیا

یہ راہِ حق ہے سنبھل کے چلنا یہاں ہے منزل قدم قدم پہ
پہنچنا در پہ تو کہنا آقا سلام لیجئے غلام آیا

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر پلٹ کے مقبول ہو کے آئی

ہو جذبہ جس میں تڑپ ہو یہی وہ جذبہ آخر کام آیا

یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے چھوڑ آیا ہوں راستے میں

جو آنے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

خدا تیرا حافظ و نگہباں اور راہِ بطحا کے جانے والے

نوید صد انبساط بن کر پیامِ دار السلام آیا

فاصلوں کو تکلف

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر، ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں

خود انھیں کو پکاریں گے ہم دور سے، راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا بندگی کا قرینہ بدل جائے گا

سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے

ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

نام ان کا جہاں بھی لیا جائے گا، ذکر ان کا جہاں بھی کیا جائے گا

نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا، ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے

اے مدینے کے زائر خدا کے لیے، داستانِ سفر مجھ کو یوں مت سنا

دل تڑپ جائے گا بات بڑھ جائے گی، میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے

ان کی چشمِ کرم کو ہے اس کی خبر، کس مسافر کو ہے کتنا شوقِ سفر

ہم کو اقبالؔ جب بھی اجازت ملی ہم بھی آقا کے دربار تک جائیں گے

خسروی اچھی لگی

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی

دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی
اُن کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نبی کا چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفےٰ کی چاکری اچھی لگی

والہانہ ہو گئے جو تیرے قدموں پر نثار
حق تعالیٰ کو ادا ان کی بڑی اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہ سرورِ کونین پر
گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

رکھ دیا سرکار کے قدموں پہ سلطانوں نے سر
سرورِ کون و مکاں کی سادگی اچھی لگی

مہر و ما کی روشنی مانا کہ اچھی ہے مگر
سبز گنبد کی مجھے تو روشنی اچھی لگی

وہ نور بن کے

وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسولِ پاک تو عالم پہ چھائے جاتے ہیں

ادھر جفاؤں کے کانٹے بچھائے جاتے ہیں
اُدھر رسولِ خدا مسکرائے جاتے ہیں

مقام رفعتِ شاہِ امم نہ پوچھ اے دل
خیال کے بھی قدم ڈگمگائے جاتے ہیں

عمل چراغ ہیں راہِ نجات کے لیکن

چراغ خود نہیں جلتے جلائے جاتے ہیں

خدا کرے کہ ہمارا بھی ان میں نام آئے
جو خوش نصیب مدینہ بلائے جاتے ہیں

حسینؓ ہوں کہ عمرؓ ہوں بلالؓ ہوں کہ علیؓ
نبیؐ کے عشق میں سب آزمائے جاتے ہیں

وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسولِ پاک تو عالم پہ چھائے جاتے ہیں

معراج کی شب

معراج کی شب یہ دھوم مچی وہ عرش پہ آنے والے ہیں
مشتاقِ زیارت آجائیں وہ جلوہ دکھانے والے ہیں

جبریل نے حوروں سے یہ کہا دم بھر میں وہ آنے والے ہیں
جی بھر کے زیارت کر لینا ہم ساتھ لانے والے ہیں

معراج کی شب خالق نے کہا جبریل ادب سے رہنا ذرا
تو شان کو اُن کی کیا جانے مہمان جو آنے والے ہیں

پردے کو اٹھا کر حق نے کہا، محبوب ذرا اندر آجا
امت کے لئے ہم تم کو پیغام سنانے والے ہیں

جب طور پہ موسیٰ نے اُرِنِی کہا یہ عرش سے فوراً آئی ندا
بے ہوش نہ ہو جانا موسیٰ ہم پردہ اٹھانے والے ہیں

قسمت پہ ضمیرؔ اب نازاں ہو سر سجدے میں رکھ کر شکر کرو
سلطانِ مدینہ اب تم کو روضے پہ بلانے والے ہیں

معراج کی شب یہ دھوم مچی وہ عرش پہ آنے والے ہیں
مشتاقِ زیارت آجائیں وہ جلوہ دکھانے والے ہیں

ضمیر احمد

میرا دل تڑپ رہا ہے

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ
کہ دوا وہیں ملے گی مجھے لے چلو مدینہ

دیدارِ مصطفیٰ کو آنکھیں ترس رہی ہیں
دشوار ہو گیا ہے اُن کے بغیر جینا

تصویرِ مصطفیٰ جو نظر آ رہی ہے دل میں
میں یہ سوچتا ہوں دل میں میرا دل ہے یا مدینہ

شب و روز بڑھ رہا ہے میری تشنگی کا عالم
یہ پیاس کب بجھے گی میرے ساقیٔ مدینہ

نہیں مال و زر تو کیا ہے میں غریب ہوں یہی نا
میرے عشق تو ہی لے چل مجھے جانبِ مدینہ

مجھے گردشوں نہ چھیڑو میرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ

اقبالؔ ناتواں کی بس ایک التجا ہے
رہے زندگی سلامت میں بھی دیکھ لوں مدینہ

Scanned by CamScanner

سدرہ سے بھی آگے کون گیا

سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبریلؑ امیں سے پوچھو
معراج کا دولہا کون بنا جبریلؑ امیں سے پوچھو

کیا ہے توقیرِ شاہِ اُمم انسان سے ہو پائے نہ رقم
کیا فرشِ زمیں کیا عرشِ بریں سب ہے آقا کے زیرِ قدم
سلطان مدینہ کا رتبہ جبریلؑ امیں سے پوچھو
سدرہ سے آگے کون گیا جبریلؑ امیں سے پوچھو

ایک ہیں کہ پڑھائے جاتا ہے ایک پڑھنے سے گھبراتا ہے
ایک بھینچ کے سینہ سینے سے پھر پڑھنے پر اکساتا ہے
پھر غارِ حراء کیسے گونجا جبریلؑ امیں سے پوچھو
سدرہ سے آگے کون گیا جبریلؑ امیں سے پوچھو

کعبہ وحرم سے اقصیٰ تک یہ کون آیا جھپکے نہ پلک
رفتارِ سفر اللہ اللہ حیران زمیں حیران فلک
ایک رات میں یہ سب کیسے ہوا جبریلؑ امیں سے پوچھو
سدرہ سے آگے کون گیا جبریلؑ امیں سے پوچھو

نبیوں کی جماعت کا منظر ہے قدرتِ رب کا اک مظہر
کس کا کیسا اعزاز ہوا ہے تاجِ امامت کس کے سر
مہمانِ خصوصی کون بنا جبریلؑ امیں سے پوچھو

Scanned by CamScanner

سدرہ سے آگے کون گیا جبریلِ امیں سے پوچھو

جل جائیں گے پر میرے آقا میں ایک بھی قدم جو آگے بڑھا
یہ سدرہ ہے میری سرحد اب میں مجبور محض ٹھہرا
یہ کس نے کہا اور کس سے کہا جبریلِ امیں سے پوچھو
سدرہ سے آگے کون گیا جبریلِ امیں سے پوچھو

ہے سیدِ اولادِ آدمؑ سب سے اعلیٰ بس رب سے کم
کیا ہوگی تم سے نعتِ نبی بہتر ہے جو باطن رکھ دے قدم
اس فخرِ خلائق کا رتبہ جبریلِ امیں سے پوچھو
سدرہ سے آگے کون گیا جبریلِ امیں سے پوچھو

مجبور جہاں جانے سے جبرئیل کا پر ہے
اس سے بھی آگے محمد کا گذر ہے

☆ قاری عبدالباطن صاحب فیضی

سرکار کی سنّت کو

سرکار کی سنت کو جو اپنائے ہوئے ہیں — وہ لوگ فرشتوں پہ شرف پائے ہوئے ہیں
یہ چاند یہ سورج یہ چمکتے ہوئے تارے — رخسارِ نبیؐ دیکھ کے شرمائے ہوئے ہیں
ہے بدر کا میداں وہ گنتی میں ہزاروں — یہ تین سو تیرہ ہیں مگر چھائے ہوئے ہیں
دیکھو تو یہ اعجاز شہنشاہِ دو عالم — پتھر بھی ابوجہل سے ٹکرائے ہوئے ہیں
اللہ رے یہ وسعتِ اخلاقِ پیمبر — دشمن بھی پشیماں ہیں اماں پائے ہوئے ہیں

Scanned by CamScanner

باطن وہ نہ بھٹکیں گے کبھی راہِ ہدیٰ سے
قرآن کو سینے سے جو چمٹائے ہوئے ہیں
☆ قاری عبدالباطن فیضی

کسی مجلس میں جب

کسی مجلس میں جب نعتِ شہِ عالم سناتے ہیں
فضائیں رشک کرتی ہیں فرشتے جھوم جاتے ہیں

شبِ معراج میں ختمِ رسل کا مرتبہ دیکھو
جہاں کوئی نہیں پہنچا وہاں تک آپ جاتے ہیں

کوئی اعجازِ تو دیکھے میرے قرآنِ ناطق کا
لقب اُمّی ہے لیکن علم کا دریا بہاتے ہیں

اترتے ہیں فرشتے آسماں سے پاسبانی کو
چرانے بکریاں صحرا میں جب سرکار جاتے ہیں

پلٹ آتا ہے سورج ڈوب کر حکمِ رسالت سے
اشارے سے اُسے جب سرورِ عالم بلاتے ہیں

یہ ہے شانِ نبوت چاند ہو جاتا ہے دو ٹکڑے
شہِ کون و مکاں جب ہاتھ کی انگلی ہلاتے ہیں

اُبل پڑتا ہے چشمہ بن کے برتن میں جو تھا پانی
شہِ دیں انگلیاں جب ہاتھ کی اُس میں لگاتے ہیں

Scanned by CamScanner

لگاتے ہیں ہم سرمہ سمجھ کر آنکھ میں اپنی
مدینے پاک کی جس وقت بھی ہم خاک پاتے ہیں

مرا دشمن بھی منہ کو پھیر کر آنسو بہاتا ہے
مرے ہمدم مری جب داستاں اُس کو سناتے ہیں

لرز جاتا ہے گلشن باغباں بھی سہم جاتا ہے
چمن اجڑا ہوا اپنا اُسے جب ہم دکھاتے ہیں

مدینے کی جدائی اب بہت ہی شاق ہے ثاقبؔ
نہ جانے کب تلک مولیٰ مجھے طیبہ بلاتے ہیں

جہاں پہ ذکر ہو اُن کا وہاں آؤ، ضرور آؤ
ملیں جو پھول گلزارِ نبی کے ان کو چن لاؤ
انھیں کی کالی کملی میں شفائے روح ہے حامدؔ
حقیقی زندگی چاہو تو کملی سے لپٹ جاؤ

قلم میرا قاصر، زباں میری عاجز، محمدؐ کی عظمت بتاؤں میں کیسے
ہیں محبوبِ رب، امام الرسل، وہ فضائل مکمل سناؤں میں کیسے

☆ قاری صدیق صاحب باندوی

سب کے بس کی بات نہیں

ذکرِ خدا میں ہر دم رہنا سب کے بس کی بات نہیں
خواہشِ نفس سے بچتے رہنا سب کے بس کی بات نہیں

Scanned by CamScanner

دین کی خاطر گھر گھر جانا طائف جا کر پتھر کھانا
پھر بھی دعائیں دیتے رہنا سب کے بس کی بات نہیں

انگلی سے اشارہ چاند کی جانب سارے انساں کرتے ہیں
انگلی سے چاند کے ٹکڑے کرنا سب کے بس کی بات نہیں

اصحاب نبی تو سب کے سب مخلوق میں سب سے افضل ہیں
صدیقؓ کے جیسا عاشق ہونا سب کے بس کی بات نہیں

دنیا کے سلاطین دنیا بھر میں گشت لگایا کرتے ہیں
فاروقؓ کے جیسا گشت لگانا سب کے بس کی بات نہیں

عثمان غنیؓ کا ہم سر ہونا مال میں بے شک ممکن ہے
ذی نورین کا عالی رتبہ سب کے بس کی بات نہیں

اسلام کا جھنڈا ہاتھ میں لے کر حیدرؓ آگے بڑھتے ہیں
خیبر جا کر قبضہ کرنا سب کے بس کی بات نہیں

اصحابِ پیمبر دین کے اوپر جانیں قربان کرتے ہیں
دین کے اوپر جاں کا دینا سب کے بس کی بات نہیں

معرکۂ حق و باطل تو چلتا ہی رہے گا آخر تک
حق کی حمایت کرتے رہنا سب کے بس کی بات نہیں

دشمن سے بدلہ لینے کا ہر ایک کے دل میں جذبہ ہے
دشمن کو گلے سے اپنے لگانا سب کے بس کی بات نہیں

Scanned by CamScanner

کفر کی ایسی ظلمت میں ایمان بچانا ہے مشکل
اس دور میں مسلم بن کے رہنا سب کے بس کی بات نہیں

عشق نبی کا دعوا تو آسان بہت ہے اے ثاقبؔ!
فرمانِ نبی پر عامل ہونا سب کے بس کی بات نہیں

وضو کرنے دو مجھ کو اے فرشتوں آبِ کوثر سے
محمد مصطفیٰ کی آج مدحت کا ارادہ ہے
مجھے طیبہ کی گلیوں میں بھٹکنے دو قیامت تک
کہا کس نے میرا باغِ جنت کا ارادہ ہے

لم یات نظیرک

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو راج تورے سرسو، ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی، من بے کس وطوفاں ہوش ربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا، موری نیا پار لگا جانا

یَاشَمْسُ نَظَرْتُ اِلٰی لَیْلِی، چوں بہ طیبہ رسی عرضی بکنی
توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہو جانا

لَکَ بَدْرٌ فِی الْوَجْہِ الْاَجْمَلْ، خط ہالہ مہ زلف ابراجل
تورے چندن چندر پرو کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

Scanned by CamScanner

اَنَافِیْ عَطَشٍ وَّسَخَاکَاتَم، اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم، دو بوند ادھر بھی گرا جانا

یَاقَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَکْ، رحمے بر حسرت تشنہ لبک
مورا جیرا لرجے دَرَک دَرَک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

اَلْقَلْبُ شَجٍ وَّالْھَمُّ شُجُوْن، دل زار چناں جاں زیرِ چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں، مرا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَاکَ فَزِدْ حَرَقًا، یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا، یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس جامۂ خام نوائے رضا، نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشاد احبا ناطق نا چار اس راہ پڑا جانا

☆احمد رضا خاں بریلویؒ

مدنی مدینے والے

مجھے در پہ پھر بلانا، مدنی مدینے والے
مئے عشق پھر پلانا، مدنی مدینے والے

تیری جب کہ دید ہوگی، وہی میری عید ہوگی
میرے خواب میں تم آنا، مدنی مدینے والے

مجھے سب ستا رہے ہیں، میرا دل دکھا رہے ہیں
تمھیں حوصلہ بڑھانا، مدنی مدینے والے

یہ کرم بڑا کرم ہے، تیرے ہاتھ میں بھرم ہے
سر حشر بخشوانا، مدنی مدینے والے

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ خوب سیکھ جاؤں
تیری سنتیں سکھانا، مدنی مدینے والے

تیری سنتوں پہ چل کر، میری روح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا، مدنی مدینے والے

Scanned by CamScanner

میرے والدین محشر میں گو بھول جائیں سرور — مجھے تم نہ بھول جانا، مدنی مدینے والے
میری عادتیں ہوں بہتر، بنوں سنتوں کا پیکر — مجھے متقی بنانا، مدنی مدینے والے
میرے غوث کا وسیلہ، رہے شاد سب قبیلہ — انھیں خلد میں بسانا، مدنی مدینے والے
میری آنے والی نسلیں، تیرے عشق میں ہی مچلیں — انھیں نیک تم بنانا، مدنی مدینے والے
تیرے غم میں کاش عطار، رہے ہر گھڑی گرفتار — غم مال سے بچانا، مدنی مدینے والے
مجھے در پہ پھر بلانا، مدنی مدینے والے — مئے عشق پھر پلانا، مدنی مدینے والے

وہ نبیوں میں نبی ایسے کہ ختم الانبیاء ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

آسرا مرے دل کا

آسرا میرے دل کا لاالہ الاالہ — عرش پہ لکھا دیکھا لاالہ الاالہ
کتنی میٹھی باتیں تھیں آپ کی خدا جانے — پتھروں نے پڑھ ڈالا لاالہ الاالہ
کائناتِ عالم میں جب بھی تولا جائے گا — سب سے بھاری نکلے گا لاالہ الاالہ
چھوٹ رہی ہو یہ دنیا، رو رہے ہوں گھر والے — لب پہ ہو میرے مولیٰ لاالہ الاالہ
دشمنوں نے ڈالی ہے دھول ہر گھڑی لیکن — چاند کی طرح چمکا لاالہ الاالہ
چاہے دم نکل جائے یہ بلال کہتے تھے — مرے منہ سے نکلے گا لاالہ الاالہ
کتنے انقلاب آئے اس نشیبِ دنیا میں — آج تک نہیں بدلا لاالہ الاالہ

گلشن شمیم

Scanned by CamScanner

کیوں آ کے رو رہا ہے

کیوں آ کے رو رہا ہے محمدؐ کے شہر میں
ہر درد کی دوا ہے محمدؐ کے شہر میں

سب تو جھکے ہیں خانۂ کعبہ کے سامنے
کعبہ بھی جھک رہا ہے محمدؐ کے شہر میں

آؤ گناہ گاروں اب یہاں سر کے بل چلیں
توبہ کا در کھلا ہے محمدؐ کے شہر میں

صدقہ لٹا رہا ہوں میں قرآن کے نام پر
سونا ہی بٹ رہا ہے محمدؐ کے شہر میں

وہ مل گیا خدا اسے خدا جو اس کو مل گیا
سودا ہی بٹ رہا ہے محمدؐ کے شہر میں

کیوں آ کے رو رہا ہے محمدؐ کے شہر میں
ہر درد کی دوا ہے محمدؐ کے شہر میں

کعبے کی رونق کعبے کا منظر

کعبے کی رونق کعبے کا منظر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

حمدِ خدا سے تر ہیں زبانیں کانوں میں رس گھولتی ہیں اذانیں
بس اِک صدا آتی ہے برابر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ترے حرم کی کیا بات مولیٰ ترے حرم کی کیا بات مولیٰ
تا عمر کر دے آنا مقدر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

مانگی ہیں میں نے جتنی دعائیں مقبول ہوں گی منظور ہوں گی
میزابِ رحمت ہے میرے سر پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

یاد آ گئیں جب اپنی خطائیں اشکوں میں ڈھلنے لگیں التجائیں

رویا غلاف کعبہ پکڑ کر اَللّٰہُ اَکبَر اَللّٰہُ اَکبَر

بھیجا ہے جنت سے تجھکو خدا نے چوما ہے تجھکو خود مصطفیٰ نے

اے سنگِ اسود تر امقدر اَللّٰہُ اَکبَر اَللّٰہُ اَکبَر

مولیٰ صبیح اور کیا چاہتا ہے بس مغفرت عطا چاہتا ہے

بخشش کے طالب پر اپنا کرم کر اَللّٰہُ اَکبَر اَللّٰہُ اَکبَر

وتعز من تشاء وتذل من تشاء

ارشاد کبریا ہے یہ اعلان مصطفےٰ

وتعز من تشآء وتذل من تشآء

تھا مولوی فرشتوں کا جنت میں عزازیل

حکم خدا نہ مانا تو یوں ہو گیا ذلیل

لعنت کا طوق حق نے گلے میں پہنا دیا

وتعز من تشآء وتذل من تشآء

شداد نے جب جنت بنوائی زمیں پر

خوش تھا کہ اب جھکے گی خدائی میرے در پر

خود بھی نہ دیکھ پایا کہ دنیا سے چل بسا

وتعز من تشآء وتذل من تشآء

بوجہل نے حضور سے حجت یہ آ کے کی

دو ٹکڑے کر دو چاند تو مانوں گا میں نبی

دو ٹکڑے ہوا چاند تماشا کے رہ گیا

وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

نمرود نے خلیل کو جب آگ میں پھینکا
اب دیکھیے ہوتی ہے کیا مرضیٔ خدا

جلتی ہوئی آگ کو گلزار کر دیا
وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

دین خدا کا جب کیا اعلان نبی نے
پتھر کسی نے مارا گالی دی کسی نے

پھر بھی یہی ہنس ہنس کے کرتے رہے دعا
وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

ہاتھی تمام جھک گئے کعبے کو دیکھ کر
کتنے ذلیل وخوار تھے مانے نہ وہ مگر

روئی کی طرح دھن اٹھی فوجِ ابرہا
وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

فرعون غرق ہو گیا رب کے عذاب سے
موسیٰ کی فوج پار ہوئی موجِ آب سے

افسوس بہت ہوا ہاتھ ملتا رہ گیا
وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

ارشاد کبریا ہے یہ اعلان مصطفےٰ
وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

مدینے کا سفر ہے

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

کہاں میں اور کہاں اُس روضۂ اقدس کا نظارہ
نظر اُس سمت اٹھتی ہے مگر دُزدیدہ دُزدیدہ

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

وہی اقبالؔ جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

نہیں نہیں نہیں نہیں

جدا خدا سے انبیا نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

حبیب کبریا ہیں وہ طبیب دو سرا ہیں وہ
ہیں فخر بزم دو جہاں امامِ انبیا ہیں وہ
خدا کا ہے یہ فیصلہ کتاب حق میں ہے لکھا
نبی کو علم غیب تھا نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

رواج یہ نیا نیا کہو کہاں سے آ گیا
کہیں شمع کی محفلیں کہیں یہ دفع فاتحہ
کوئی دے قبر پہ اذاں حدیث قدسی یا قرآں
کہیں بھی ہے لکھا ہوا نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

یوں تو اپنے خان کی کرامتیں بڑی بڑی
بتاؤ ایک بھی لکھی کتاب پہ سیرتِ نبی
نہیں تھی مرضی خدا ای سے یہ سیرتِ نبی
وہ تھے غلام مصطفیٰ نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

مزار کی یہ جھلکیاں قدم قدم پہ لڑکیاں
جو آ کے شانِ دین کی اڑا رہی ہیں دھجیاں
کہوں زباں سے کیا بھلا
یہی تھا طرز فاطمہ نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

نبی نبی نبی نبی

جمالِ حق کی روشنی ، رخ قمر کی چاندنی   وہ بلبلوں کی راگنی ، کلام رب کی چاشنی
تھی کفر و شر کی جاں کنی ، بتوں پہ چھائی مردنی   ہوئی یوں آمدِ نبی ، نبی ، نبی ، نبی
وہ صاحبِ کتاب ہیں ، ہدایتوں کا باب ہیں   خدا کا انتخاب ہیں ، رسول لاجواب ہیں
جہاں پہ رکھ دیا قدم ، وہ سرزمیں ہے محترم   ہے شمعِ نورِ ایزدی ، نبی ، نبی ، نبی ، نبی
حبیبِ کبریا ہیں وہ ، طبیبِ دوسرا ہیں وہ   بہارِ جاں فزا ہیں وہ ، دوائے غم ربا ہیں وہ
لیے کتابِ حق نما ، ہوئے جہاں میں رونما   ملی متاعِ سرمدی ، نبی ، نبی ، نبی ، نبی
جو لامکاں چلے نبی ، تو آرزو تھی دید کی   گھٹا تھی سر پہ نور کی ، ملی رُسُل کی سروری
قدم قدم پہ رحمتیں ، روش روش پہ برکتیں   تھی ہر ادا میں دل کشی ، نبی ، نبی ، نبی ، نبی
صحابہ بے شمار تھے ، قطار در قطار تھے   وہ دین کی بہار تھے ، نبی پہ جاں نثار تھے
وہ تھے خدا کے اولیاء ، دلوں میں سوز و ساز تھا   وہ کہہ رہے تھے سب یہی ، نبی ، نبی ، نبی ، نبی
چلے جو حضرت عمرؓ ، کہ لیں رسول کی خبر   پڑی نعیم کی نظر ، کہا چلو بہن کے گھر
سنا ہے جب کلام کو ، اس آخری پیام کو   تو کہہ پڑے عمر یہی ، نبی ، نبی ، نبی ، نبی
وہ جستجو رسول کی ، دعائیں تھی حصول کی   تھی دشمنی فضول کی ، نبی کی راہ پھول تھی
بس یک نگاہِ کبریا ، نے سارا کام کر دیا   زباں پہ آ گیا یہی ، نبی ، نبی ، نبی ، نبی
وہ حضرت بلالؓ تھے ، نبی کے ہم خیال تھے   فنائے ذوالجلال تھے ، بڑے ہی خوش خصال تھے
بدن تھا تختۂ ستم ، خدا کا اُن پہ تھا کرم   رہے پکارتے یہی ، نبی ، نبی ، نبی ، نبی
مدینہ دین کا چمن ، نبی کا بن گیا وطن   ہے شمعِ نورِ ضو فگن ، فدا ہیں میرے جان و تن
جب آئے سیّد البشر ، تو اہلِ طیبہ جھوم کر   لگے پکارنے سبھی ، نبی ، نبی ، نبی ، نبی
ولی کی ہے یہی دعا ، ملے رضائے کبریا   رسول پر ہو جاں فدا ، کرم کی بھیک ہو عطا
ہو جب حرم میں حاضری ہو بارگہِ رسول کی   تو میرے لب پہ ہو یہی ، نبی ، نبی ، نبی ، نبی

نبی نبی نبی نبی

چمن چمن کی دل کشی، گلوں کی ہے وہ تازگی
ہے چاند جن سے شبنمی، وہ کہکشاں کی روشنی
فضاؤں کی وہ راگنی، ہواؤں کی وہ نغمگی
ہے کتنا پیارا نام بھی، نبی، نبی، نبی، نبی....

وہ آمدِ بہار ہے، وہ نور کی قطار ہے
فضا بھی خوش گوار ہے، ہوا بھی مشک بار ہے
ہوا سے میں نے جب کہا، یہ کون آ گیا بتا
ہوا پکارتی چلی، نبی، نبی، نبی، نبی....

زمیں بنے زماں بنے، مکیں بنے مکاں بنے
چنیں بنے چناں بنے، وہ وجہِ کن فکاں بنے
کہا یہ میں نے اے خدا، یہ کس کے صدقے میں بنا
تو رب نے بھی کہا یہی، نبی، نبی، نبی، نبی....

وہ حسنِ انتخاب ہیں، وہ عشقِ لاجواب ہیں
وہ رحمتوں کے باب ہیں، وہ نور کے سحاب ہیں
وہ جس طرف نکل گئے، فضا میں پھول کھل گئے
کلی کلی پکار اٹھی، نبی، نبی، نبی، نبی....

جمالیات آپ سے، تجلیات آپ سے
تخلیات آپ سے، تصرفات آپ سے
بس اِک نگاہِ مصطفیٰ سے قبلہ بھی ڈھل گیا
خمیدہ سر ہے خسروی، نبی، نبی، نبی، نبی....

چلے جو قتل کو عمرؓ کہا کسی نے روک کر
کہاں چلے ہو اور کدھر مزاج کیوں ہیں عرش پر
ذرا بہن کی لو خبر، فدا ہے وہ رسولؐ پر
وہ کہہ رہی ہے ہر گھڑی، نبی، نبی، نبی، نبی....

عمرؓ چلے بہن کے گھر، غضب میں سوچ سوچ کر
اڑائیں گے ہم اُن کا سر، جو ہیں نبی کے دین پر
سنا ہے جب قرآن کو، خدا کے اِس بیان کو
عمرؓ نے بھی کہا یہی، نبی، نبی، نبی، نبی....

رضا کا یہ پیام ہے، وظیفہٗ تمام ہے
وہی تو نیک نام ہے، نبی کا جو غلام ہے
جو عاشقِ نبیؐ ہوا، خدا کا وہ ولی ہوا
وہی ہوا ہے جنتی، نبی، نبی، نبی، نبی....

☆ احمد رضا خان صاحب بریلویؒ

Scanned by CamScanner

ایمان بولتا ہے

یہ میں نہیں یہ میرا ایمان بولتا ہے
وہ صاحب زماں ہیں ہر آن بولتا ہے

ادنیٰ سا ایک اشارہ پا کر میرے نبی کا
مٹھی میں سنگریزہ بے جان بولتا ہے

یہ مرضی خدا ہے قدرت کی شان دیکھو
سینے میں حافظوں کے قرآن بولتا ہے

واللیل ان کی زلفیں والشمس ان کا چہرہ
خدا کا مقدس قرآن بولتا ہے

وہ جنتی ہے مرضِ دم پڑھ لے ان کا کلمہ
حضرت بلالؓ کا یہ اعلان بولتا ہے

صدیق کی صداقت بے مثل ہے جہاں میں
اور نیل پر عمرؓ کا فرمان بولتا ہے

میدانِ جنگ میں بھی بچ کر رہے علیؓ سے
دہشت سے کفرو تر کا ایوان بولتا ہے

توپوں کے چھاؤں میں بھی مومن ہے سر بہ سجدہ
بم کے دھماکے میں بھی ایمان بولتا ہے

آغوش میں ہیں میری تابندہ صبر والے
اب بھی یہ کربلا کا میدان بولتا ہے

پتھر شکم پہ باندھے اہلِ نظر نے دیکھا
کملی میں دو جہاں کا سلطان بولتا ہے

مقبول کیوں نہ ہوگی وہ شاعری اے باطنؔ
جس شاعری میں طرزِ حسان بولتا ہے

یہ میں نہیں یہ میرا ایمان بولتا ہے
وہ صاحب زماں ہیں ہر آن بولتا ہے

☆ قاری عبدالباطن صاحب فیضی

عشق میں ہم پنچھی

عشق میں ہم پنچھی کہلائیں گے
نبی نبی کہہ کے مدینے اڑ جائیں گے

طیبہ نگر کے ہم ہیں کبوتر ہم ہیں کبوتر
مینار و گنبد ہمارا تو ہے گھر ہمارا تو ہے گھر

روضے کے گھیرے لگائیں گے
نبی نبی کہہ کے مدینے اڑ جائیں گے
خوشبوں کی جا ہے کوئی غم نہیں ہے کوئی غم نہیں ہے
طیبہ نگر خُلد سے کم نہیں ہے خُلد سے کم نہیں ہے
زم زم سے ہر گھڑی نہائیں گے
نبی نبی کہہ کے مدینے اڑ جائیں گے
آقا کے گاؤں میں کھجوروں کی چھاؤں میں
دلِ کش ہواؤں میں معطر فضاؤں میں
چھوٹا سا اک گھر بنائیں گے
نبی نبی کہہ کے مدینے اڑ جائیں گے
پانی کو یارب پردے دے یارب پردے دے
یارب نعت کہنے کا ہنر دے دے یارب ہنر دے دے یارب
آقا کو جا کر سنائیں گے
نبی نبی کہہ کے مدینے اڑ جائیں گے

لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ ، لا الہ اللہ
فخر رسل محبوب خدا ، محمد رسول اللہ
آپ جو آئے دنیا میں کفر کی ظلمت دور ہوئی
نور جہاں میں پھیل گیا، سبحان اللہ سبحان اللہ
جب حشر میں نفسی نفسی کا ہر عجب منظر ہو گا
آئیں گے شفاعت کو اس دم، حبیب اللہ حبیب اللہ
کیا شان تمہاری امت کی وہ حق سے ملی عظمت جس کو
کرتے ہیں تمنا جس کے لیے، کلیم اللہ وروح اللہ
قرآن جو نازل تم پہ ہو، اعجاز بیاں ہے وہ اس کا
کفار بھی سن کر کہنے لگے ، کلام اللہ کلام اللہ

مہتابِ رسالت نے جس دم احکامِ شریعت پھیلائے
دشمن بھی یہی چلا اٹھے، رسول اللہ رسول اللہ

کی فاقہ کشی امت کے لیے، گالی بھی سنی پتھر بھی سہے
معراج میں کی بخشش کی دعا، جزاك الله جزاك الله

دن رات تمہاری فرقت میں یہ خستہ حیات تڑپتا ہے
طیبہ میں اسے بلوا لیجیے، نبی اللہ نبی اللہ

حسیں آئین بتانے والا

زندگی کا حسیں آئین بتلانے والا
پرچمِ نور اندھیروں میں اٹھانے والا

ظلمتوں سے جو پریشان تھے یہی کہتے تھے
اِک مہتاب زمانے میں ہے آنے والا

شرک و بدعات کے دلدل میں پھسا ہے آقا
شرک و بدعات کی دیواروں کو ڈھانے والا

قتل و غارت کا تیرے چاہنے والوں سے سلوک
اور دشمن کو تو سینے سے لگانے والا

آرزو ہے کہ کروں میں بھی طوافِ کعبہ
کون سا دن میرے آقا ہے وہ آنے والا

خونِ تشبیہ نچوڑوں بھی تو حاصل کیا ہے
تجھ سا کوئی نہ تھا کوئی نہیں آنے والا

نعت لکھ دی نئے انداز سے میں نے طارق
مرحبا کہہ اٹھا آئینہ دکھانے والا

زندگی کا حسیں آئین بتانے والا
پرچمِ نور اندھیروں میں اٹھانے والا

اے کاش مدینے جانے کا

اے کاش مدینے جانے کا کچھ غیب سے ساماں ہو جائے
محبوب خدا کے روضے پر قرباں میری جاں ہو جائے

دن رات تڑپتا رہتا ہوں اور ہجر میں روتا رہتا ہوں
سرکار کرم فرمادے اگر مشکل میری آساں ہو جائے

کافر تو مٹانا چاہتے ہیں دنیا سے ہمارا نام و نشاں
اللہ چلا دے ایسی ہوا ہر شخص مسلماں ہو جائے

اسلام کی شان و شوکت کو اک بار دکھا دے پھر مولیٰ
مسلم کو عطا کر وہ جذبہ کہ اسلام پہ قرباں ہو جائے

اے کاش مدینے جانے کا کچھ غیب سے ساماں ہو جائے
محبوب خدا کے روضے پر قرباں میری جاں ہو جائے

یاصاحب الجمال ویاسید البشر

نعتِ رسولِ پاک کا مصرعہ ہے خوب تر
یاصاحب الجمال ویا سید البشر
انسان تو انسان ہیں کہتے ہیں جانور
یاصاحب الجمال ویا سید البشر
دیدارِ مصطفیٰ کو یہ دل بے قرار تھا
وہ آرہے ہیں جن کا ہمیں انتظار تھا
اُمت یہ روزِ محشر کہے گی یہ جھوم کر
یاصاحب الجمال ویا سید البشر
نظارہ جب کیا تیرے حسن و جمال کا
پانی اتر گیا تھا فلک کے ہلال کا
روئے نبی کو دیکھ کر یہ کہہ اٹھا قمر
یاصاحب الجمال ویا سید البشر
سرکار کے چہرے پہ جب اُن کی نظر پڑی
حضرتِ عمرؓ کے ہاتھ سے تلوار گر گئی
روئے نبی کو دیکھ کے بولے یہی عمرؓ
یاصاحب الجمال ویا سید البشر
دیدار جب تلک نہ ہوا تھا حضور کا
پھولوں کو اپنے حسنِ مجسم پہ ناز تھا
کہتے ہیں اب یہ پھول بھی آقا کو دیکھ کر
یاصاحب الجمال ویا سید البشر

روح الامین سارا جہاں گھوم کے بولے
سرکار کے قدموں کو یہی چوم کے بولے
تم سا حسین کوئی بھی آیا نہیں نظر
یاصاحب الجمال ویا سیدالبشر

جب عشقِ مصطفیٰ میں وہ سرشار ہو گئے
اپنی زباں سے حضرت صدیقؓ کہہ اٹھے
کہ ہر فرد میرے گھر کا ہے قربان آپ پر
یاصاحب الجمال ویا سیدالبشر

دونوں جہاں کا تو حسین انتخاب ہے
اور کیسے ملے جواب کہ تو لاجواب ہے
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
یاصاحب الجمال ویا سیدالبشر

کعبہ ہو گا نگاہوں میں

کعبہ ہو گا نگاہوں میں اور دل میں مدینہ ہو
سر میرا چمکتا ہو روشن میرا سینہ ہو

میخانۂ وحدت کی صبا یہی کہتی ہے
پینے کی جو خواہش ہو پینے کا قرینہ ہو

اللہ پس مردن یہ میری تمنا ہے
آنکھوں میں میری جنت، فردوس کا زینہ ہو

ذکرِ شہِ بطحا میں لمحات میرے گذریں
جینا میرا مرنا ہو، مرنا میرا جینا ہو

جو گنبدِ خضرا میں ہیں جلوہ فگن یارب!
اُن کی میری دنیا میں خوشبوئے پسینہ ہو

اُس شہرِ رسالت کے دیدار کا کیا کہنا
جس شہرِ رسالت میں رحمت کا نگینہ ہو

عشاقِ نبی جس کو دامن میں چھپائے ہیں

Scanned by CamScanner

ویسا میرے دامن میں اللہ خزینہ ہو

حسرت ہے معتصم اتنی زائر ہو مدینے کا
میرے بھی مقدر میں لکھا وہ سفینہ ہو

خوب صورت

جدھر دیکھتے ہیں ادھر خوب صورت
مدینے کا ہر اک سفر خوب صورت

نرالا ہے روضے کا منظر
حبیبِ خدا کا ہے گھر خوب صورت

سبھی زائرینِ حرم کہہ رہے ہیں
مدینے کا سارا سفر خوب صورت

وہ میٹھی کھجوریں کھجوروں کے سائے
مدینے کے سارے شجر خوب صورت

ابو بکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
یہ چاروں ہیں مثلِ قمر خوب صورت

رکی جاکے طیبہ میں ایوبؓ کے گھر
لگا اونٹنی کو وہ گھر خوب صورت

محمدؐ پہ تشدید تاجِ دو عالم
محمدؐ پہ پیش و زبر خوب صورت

جو نورِ نبیؐ میں نشانی نہ ہوتی
تو ہوتے نہ شمس و قمر خوب صورت

لکھوں گا پڑھوں گا میں نعتِ پیمبر
ملا مجھ کو باطن ہنر خوب صورت

مٹّی تیرے وطن کی

مٹی تیرے وطن کی سونے سے بھی بھلی ہے
خلدِ بریں سے بڑھ کر آقا تیری گلی ہے

شفاف سی فضا ہے ہر سمت روشنی ہے

Scanned by CamScanner

جا کر مدینے دیکھو کیا چیز زندگی ہے

طائف کی واپسی پر رب نے اُنہیں بلا کر
پوچھا مزاج اُن کا کیوں دل تیرا دکھی ہے
دوزخ میں جانے والے جنت میں جا رہے ہیں
سرکارِ دو جہاں کی کیا شانِ رہبری ہے

جس کی مثال دنیا لا ئی نہ لا سکے گی
تم کو خدا نے آقا ایسی کتاب دی ہے
الفت کا ہے تقاضا سرکارِ دو جہاں کے
کرنا ہے کام لوگو جس میں اُنہیں خوشی ہے

الہام ہے خدا کا خوبی نہیں یہ میری
لگتا تو ہے بظاہر جوہر کی شاعری ہے

☆ جمشید جوہر

بیمار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

بیمارِ محمد کو دوا دو نہ دعا دو
ان کو تو مدینے کی فقط راہ بتا دو
پردہ رخِ انور سے ذرا اپنے ہٹا دو
دیدار کرا دو مجھے دیدار کرا دو
الفت کا اپنی جام کوئی آقا پلا دو
دیوانہ بنا دو مجھے دیوانہ بنا دو مجھے
معصوم زمانے میں ہر اک شر کو مٹا دو
اٹھو کہ زمانے سے ہر اک شر کو مٹا دو
جوہر یہاں آئے ہیں بڑی شوق لئے لوگ
کہ محفل میں اسی وقت بس اک نعت سنا دو

Scanned by CamScanner

بیمارِ محمد کو دوا دو نہ دعا دو ان کو تو مدینے کی فقط راہ بتا دو

☆ جمشید جوہر

یوں اگر ھوتا نصیبا

یوں اگر ہوتا نصیبا میرا خوشتر ہوتا میں تیرے گنبد خضرا کا کبوتر ہوتا
مستقل میرے لیے دید کا منظر ہوتا میں ترے روضے کی دیوار کا پتھر ہوتا
سرمد و رازی و منصور غزالی کی طرح میں سمجھ لیتا جو تجھ کو تو قلندر ہوتا
دست کافر میں جنھوں نے دی گواہی تیری میں انھیں میں سے کوئی چھوٹا سا کنکر ہوتا
تو نے جو خاک صف کفر کی جانب پھینکی کاش میں اس کا ہی ایک ذرۂ کنکر ہوتا
اس گھڑی جب کہ مجھے آخری سانسیں چلتی یہ تمنا ہے تیرے شہر کے اندر ہوتا
میرے آقا تیری امت جو تیری ہو جائے آج دنیا کا کوئی اور ہی منظر ہوتا

چین ہے نہ قراری

چین ہے نہ قراری کسی پل کوئی دل کی دوا تو بتائے
نعت ان کی پڑھوں یا کہ روؤں کچھ سمجھ میں مجھ کو نہیں آئے

آپ نے اشک جس دم بہائے چھا گیا ہر طرف اک اندھیرا
آ گئی صبح تازہ نکھر کر میرے آقا جہاں مسکرائے

اللہ اللہ وہ کیسی جگہ ہے جو دیارِ حبیبِ خدا ہے

Scanned by CamScanner

دیکھنی ہو اگر جس کو جنت وہ مدینہ نگر دیکھ آئے

اب نہ گھبراؤ اے عاصیو تم سامنے دیکھو آقا ہمارے
بخشوانے چلے آرہے ہیں سر پہ تاج شفاعت لگائے

پتھروں کی ہے بارش نبی پر اور نبی یہ دعا کر رہے ہیں
بخش دے میرے مولیٰ انھیں تو یہ ہمیں ہی نہیں جان پائے

میری نسبت جو سمجھا نہیں ہے پھر وہ سمجھے گا کیا میری قیمت
میں غلام نبی ہوں اے جوہر میرے دشمن مجھے کیا مٹائے

چین ہے نہ قراری کسی پل کوئی دل کی دوا تو بتائے
نعت ان کی پڑھوں یا کہ روؤں کچھ سمجھ میں مجھ کو نہیں آئے

☆ جمشید جوہر

لذّت عشقِ نبی

لذّتِ عشقِ نبی دل میں چھپائے رکھنا
یہ خزانہ ہے لٹیروں سے بچائے رکھنا

اپنی آنکھوں میں مدینے کو بسائے رکھنا
سبز گنبد کو نگاہوں سے لگائے رکھنا

جانِ ایماں بھی وہی حاصلِ ایماں بھی وہی
یادِ سرکار کو سینے سے لگائے رکھنا

گلشنِ طیبہ کے کانٹے بھی بہت ہیں تجھ کو
کاغذی پھولوں سے دامن بچائے رکھنا

ربّ کعبہ کے لیے سر تو جھکانا لیکن
جانِ کعبہ کی طرف آس لگائے رکھنا

تیرے سجدوں کو بھی مل جائے گی معراج وفا
سر جھکانا تو ذرا دل بھی جھکائے رکھنا

آج جاہل بھی ہے عالم کا لبادہ اوڑھے
ایسے ملاؤں سے ایماں کو بچائے رکھنا

کچھ نہ پاؤ گے محمدؐ کے وسیلے کے بغیر
رازؔ اس راز کو بس دل میں چھپائے رکھنا

☆ جناب رازؔ صاحب

کیا نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کیا نام محمدؐ پیارے نبی جس نام سے ہم نے کام لیا
رحمت نے لبوں کو چوم لیا جب ہم نے نبی کا نام لیا

جنت بھی ملی عقبیٰ بھی ملا کعبہ بھی ملا قرآں بھی ملا
جب ہم نے رسولِ عربی کے دامن کو ادب سے تھام لیا

عباسؓ و اکبر اصغر نے کربل میں شہادت جام پیا
حیدرؓ کا پسر جب گرنے چلا زینبؓ نے کلیجہ تھام لیا

گردن پہ چھری جب چلتی تھی کربل کی زمیں بھی ہلتی تھی
بیٹی علیؓ کی تکتی تھی کیا صبر سے اس نے کام لیا

کیا نام محمدؐ پیارے نبی جس نام سے ہم نے کام لیا
رحمت نے لبوں کو چوم لیا جب ہم نے نبی کا نام لیا

بیاں کس سے ہوگا

بیاں کس سے ہوگا مقامِ محمدؐ
کہ عرشِ بریں پر ہے نامِ محمدؐ

غلامی پہ اُن کی نہ کیوں ہم ہوں نازاں
ہے شاہوں سے بڑھ کر غلامِ محمدؐ

نہ ہوگا کسی سے بیاں اُن کا رتبہ
خدا جانتا ہے مقامِ محمدؐ

کھلے اُن کے قدموں پہ کسریٰ وقیصر
ہوا منکشف جب نظامِ محمدؐ

تمنا ہے آقا کے روضے پہ جا کر
پڑھوں میں درود و سلامِ محمدؐ

دلوں میں صحابہ کے تھا کارفرما
ظفرؔ کس قدر احترامِ محمدؐ

بیاں کس سے ہوگا مقامِ محمدؐ
کہ عرشِ بریں پر ہے نامِ محمدؐ

ہیں بڑے خوب صورت حبیبِ خدا

کوئی نہیں میرے نبی جیسا، ہے یہ یقیں میرا، ہیں بڑے خوب صورت حبیبِ خدا

اک دن میں نے چاند سے پوچھا، تو ہے کتنا حسیں، کوئی تجھ سا نہیں
تیری نوری کرنوں سے ضوبار ہے عرشِ بریں، کوئی تجھ سا نہیں
چاند یہ بولا ناداں تجھے خبر نہیں، حسنِ نورِ مجسم تو نے دیکھا نہیں
تو جا شہر مدینہ چلا جا، جا کے دیکھ ذرا، ہیں بڑے خوب صورت حبیبِ خدا

اک دن میں نے پھول سے پوچھا، تو ہے سرخ گلاب، تو ہے کھلی کتاب
بھینی بھینی خوشبو تیری، اُس پر مست شباب، نہیں تیرا جواب
پھول یہ بولا ناداں تجھے خبر نہیں، اُس حُسن کے آگے کیا اوقات مری
تو جا شہر مدینہ چلا جا، جا کے دیکھ ذرا، ہیں بڑے خوب صورت حبیبِ خدا

اک شاعر یہ سوچ رہا تھا ہاتھ میں لے کے قلم، کیا کروں رقم
وصفِ نبی جتنا بھی لکھوں پھر بھی وہ ہے کم، کیا کروں رقم
دل نے کہا میرے شاعر! لکھنا ہے تجھے رتبہ پیارے نبی کا
تو جا شہر مدینہ چلا جا، جا کے دیکھ ذرا، ہیں بڑے خوب صورت حبیبِ خدا

خلدِ بریں میں میں نے، دیکھا، حوروں ملک کی قطار، نہیں جس کا شمار

Scanned by CamScanner

اک دن میں نے حور سے پوچھا، بول حسیں گل ناز، تو ہے جانِ بہار
حور یہ بولی ناداں تجھے خبر نہیں، جس حسن کا طالب ہے تو وہ اِدھر نہیں
تو جا شہر مدینہ چلا جا، جا کے دیکھ ذرا، ہیں بڑے خوب صورت حبیب خدا

کرم کرم کرم کرم

رضاءِ کبریا کرم نوازش و عطا کرم
کرم خدا خدا کرم کرم کرم کرم کرم کرم

جب اہل طائف آپ کے خطاب پر برس پڑے
اٹھا تو قہر آپ نے خدا سے لفظ یہ کہے
تجھے تو جانتے نہیں مجھے یہ جانتے نہیں
تو ان پہ کر ذرا کرم کرم کرم کرم کرم کرم

خدا نے یہ رسول سے کہا کہ جا کے پوچھیے
میں خوش ہوں یار غار سے بھلا وہ مجھ سے خوش بھی ہیں
یہ بات انھوں نے جب سنی تو کہہ اٹھی خوشی میری
تیری خوشی تیرا کرم کرم کرم کرم کرم کرم

گئے تھے حضرتِ عمرؓ اتارنے نبیؐ کا سر
نظر پڑی جو آپ پر تو کانپ اٹھے دل و جگر
زمیں پہ تیغ گر پڑی ادب سے بولے اس گھڑی

ہو مجھ پہ آپ کا کرم کرم کرم کرم کرم کرم کرم

سخاوتِ غنیٰ ذرا کہ دیکھیے امیر کا
جو خرچ تھا بندھا ہوا اسی سے عمر بھر لیا
کہا جو کم ہے مجھ سے لو جو مستحق ہے ان کو دو
غنیؓ پہ ہے بڑا کرم کرم کرم کرم کرم کرم

یہ ہجرتِ رسولؐ ہے وہ کافروں کی بھول ہے
علیؓ کو غم قبول ہے نبیؐ کی شہہ جھول ہے
رکے علیؓ مکان میں تو پھر علیؓ کی شان میں
نبیؐ نے کہہ دیا کرم کرم کرم کرم کرم کرم

صغیر وہ بلالؓ ہے شکنج میں نڈھال ہے
یہ کفر کا سوال ہے بتاؤ کیا خیال ہے
کہا خیال نیک ہے میرا خدا تو ایک ہے
تو مجھ پہ کر ذرا کرم کرم کرم کرم کرم کرم

مدینہ جنت ہے

اپنا ہے ایمان یہی فرمانِ رسالت ہے
مدینہ جنت ہے، مدینہ جنت ہے
فرش بریں سے عرش بریں تک آپؐ کی رفعت ہے
مدینہ جنت ہے، مدینہ جنت ہے

نازشِ آدم فخرِ دو عالم اور نبیوں کی شان
اللہ اللہ آپؐ کی سیرت ہے پورا قرآن

Scanned by CamScanner

آپ ؐ کے صدقے شانِ نبوت شانِ رسالت ہے
مدینہ جنت ہے ، مدینہ جنت ہے

ہر لمحہ انوار کی بارش ہوتی رہتی ہے
خوشبو کے دن رات یہاں پر دھارا بہتی ہے
ہر مومن کے سینوں میں بس آپ ؐ کی چاہت ہے
مدینہ جنت ہے ، مدینہ جنت ہے

جب یہ سنا مکّہ سے مدینہ آقاؐ آتے ہیں
طلع البدر کا شیریں نغمہ بچّے گاتے ہیں
آپ کا آنا طیبہ میں اب رحمت برکت ہے
مدینہ جنت ہے ، مدینہ جنت ہے

اتنے تھے اصحابِ نبی ؐ افضل ہیں دنیا میں
صدّیقؓ و فاروقؓ مگر ہیں گنبد خضریٰ میں
اے باطنؔ یہ تو سارا فیضانِ رسالت ہے
مدینہ جنت ہے ، مدینہ جنت ہے

صورت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

خدا نے کیا بنائی نوری صورت محمد ؐ کی
نظر آتی ہے پردے پردے پر صورت محمد ؐ کی
نہ ہم جنت میں جائیں گے نہ ہم دوزخ میں جائیں گے
کھڑے دیکھا کریں گے حشر میں صورت محمد ؐ کی

Scanned by CamScanner

ہمیں جنت میں جانے سے اگر رضوان روکے گا
ندا آئے گی جانے دو یہ امت ہے محمدؐ کی

خدا نے خود یہ فرمایا یہ جنت ہے محمدؐ کی
کبھی دوزخ میں جا سکتی نہیں اُمت محمدؐ کی

خدا نے کیا بنائی نوری صورت محمدؐ کی
نظر آتی ہے پردے پردے پر صورت محمدؐ کی

جہاں ذکرِ حبیب ہوتا ہے، وہاں خدا بھی قریب ہوتا ہے
ایسی مجلس میں بیٹھنے والا، بڑا ہی خوش نصیب ہوتا ہے

دنیا سے مصطفیٰ نے

دنیا سے مصطفیٰ نے ظلمت مٹا دیے ہیں
جس رہ گزر سے گزرے اُس رہِ وفا دیے ہیں

بوجہل کی خواہش پہ سرکارِ دو عالمؐ نے
بے جان کنکری کو کلمہ پڑھا دیے ہیں

شیریں زباں سے ہر دل میں مصطفیٰ نے
وحدت کے گلستاں کا شجرہ لگا دیے ہیں

اِک بے نظیر تھے وہ اچھا عمل دکھا کر
جو بے خبر تھے اُن کو جینا سکھا دیے ہیں

جود و کرم تو دیکھو ہم عاصیوں کی خاطر
دنیا سے مصطفیٰ نے ظلمت مٹا دیے ہیں

دنیا سے مصطفیٰ نے ظلمت مٹا دیے ہیں

Scanned by CamScanner

جس رہ گزر سے گزرے اُس رہ وفا دیے ہیں

جام دیکھا نہ کبھی

جام دیکھا نہ کبھی ساغر و مینا دیکھا
جب بڑھی پیاس تو ساقی مدینہ دیکھا

ہاتھ سینے پہ رکھا اور سوئے مدینہ دیکھا
ہم نے طوفاں میں کھڑے ہو کے سفینہ دیکھا

گھر سے اللہ کے محبوب کا گھر دور نہیں
ہم نے کعبے میں کھڑے ہو کے مدینہ دیکھا

باغِ جنت کا بھی طیبہ سے سنور جاتا ہے
شیخ نے خلد کے لالچ میں مدینہ دیکھا

رخ سے سرکارِ دو عالم نے نقاب اُلٹا ہے
ہم نے مہتاب کے ماتھے پہ پسینہ دیکھا

جی میں آتا ہے کہ آنکھوں سے لگا لوں اُن کو
حاجیوں! تم نے جن آنکھوں سے مدینہ دیکھا

رازؔ اُس دیکھنے والے کے میں صدقے جاؤں
اُس نے سب دیکھ لیا جس نے مدینہ دیکھا

آئے نبی تو

آئے نبی تو سارے ہنر بولنے لگے
عقل و شعور فکر و نظر بولنے لگے

اللہ کے کلام کی اُتری جو آیتیں
لفظوں کے ساتھ زیر و زبر بولنے لگے

سرکار کے بس ایک اشارہ کی دیر تھی
پتھر تھے بے زبان مگر بولنے لگے

چپ تھے وہ جن کو اپنی فصاحت پہ ناز تھا
جب آمنہ کے لختِ جگر بولنے لگے

تلوار لے کے آئے تھے سرکار کے لیے
بوجہل کے خلاف عمرؓ بولنے لگے

آئے نبی تو سارے ہنر بولنے لگے
عقل و شعور فکر و نظر بولنے لگے

وہ ملک سے افضل ہے

وہ ملک سے افضل ہے، انبیاء سے اعلیٰ ہے
رب کے بعد ہی سب سے بڑھ کے کملی والا ہے

ارضِ شہرِ طیبہ پر خلد سے بھی افزوں تر
ان کا روضۂ اطہر کس قدر نرالا ہے

شمعِ رسالت یوں جل رہی ہے صدیوں سے
آج بھی زمانے میں ہر طرف اجالا ہے

سارے انبیاء چپ ہیں بارگاہِ مولیٰ میں
سرورِ دو عالم کا صرف بول بالا ہے

غارِ ثور میں دیکھا مشرکینِ مکہ نے
آپ کی حفاظت میں مکڑیوں کا جالا ہے

وہ ملک سے افضل ہے، انبیاء سے اعلیٰ ہے
رب کے بعد ہی سب سے بڑھ کے کملی والا ہے

باب دوم:

نظم

حافظِ قرآن

فضلِ خدا سے صاحبِ ذیشان ہو گیا
جو خوش نصیب حافظ قرآن ہو گیا

وہ والدین حشر کے دن ہوں گے تاج دار
جن کا دلارا حافظ قرآن ہو گیا

اُس کو جلا سکے گی نہ دوزخ کی آگ بھی
محفوظ جس کے سینے میں قرآن ہو گیا

دس ایسے آدمیوں کو وہ جنت دلائے گا
دوزخ میں جن کے جانے کا اعلان ہو گیا

مانندِ آفتاب وہ چمکے گا حشر میں
جن کا پسر حافظِ قرآن ہو گیا

حفظ قرآن پاک کی برکت نہ پوچھیے
انسان جس کے فیض سے ذی شان ہو گیا

حافظو! قرآن کی عزت کرو اپنے سینوں میں
یہ دولت نہ ملے گی تمھیں آسمانوں اور زمینوں میں

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں

جزدان حریر و ریشم کے، اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے، خوشبوں میں بسایا جاتا ہو

جب قول وقسم کے لیے، تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے، ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں

جیسے کسی طوطا مینا کو، کچھ بول سکھائے جاتے ہیں

Scanned by CamScanner

اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اس طرح سکھایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی ہوتے ہیں، آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اک اک جلسے میں، پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے، سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں، سو بار رُلایا جاتا ہوں
یہ میری عقیدت کے دعوے، قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں، ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
کس بزم میں میرا ذکر نہیں، کس عرش پہ میری دھوم نہیں
میں پھر بھی اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

☆از: حضرت ماہر القادریؒ

عظمتِ قرآن

لائق تعظیم حرمت اِس لیے قرآن ہے
خالقِ ارض وسماں کا آخری فرمان ہے
اس صحیفے کی صحیفوں میں الگ ہی شان ہے
اِس کے ایک ایک لفظ میں عرفان ہی عرفان ہے
ہے تلاوت بھی ثواب اُس کی سماعت بھی ثواب
اللہ اللہ کیا کلامِ پاک کا فرمان ہے

یوں تو چاہا تھا عمرؓ نے اہلِ قرآں کا ہو قتل
یوں ہوئے قرآن پر قربان یہی تو شان ہے

جب سے اللہ نے کیا انساں پہ قرآں کا نزول
رشک کے قابل فرشتوں کے لیے قرآن ہے

بجھ نہیں سکتا کسی آندھی سے قرآں کا چراغ
آندھیو خود آنہ جانا سامنے میدان ہے

لائق تعظیم حرمت اِس لیے قرآن ہے
خالقِ ارض وسماں کا آخری فرمان ہے

سامانِ تجارت

سامانِ تجارت میرا ایمان نہیں ہے
ہر در پہ جھکے سر یہ میری شان نہیں ہے

ہر لفظ کو سینے میں بسا لو تو بنے بات
طاقوں میں سجانے کو قرآن نہیں ہے

اللہ میرے رزق کی برکت نہ چلی جائے
دو روز سے گھر میں مہمان نہیں ہے

ہم نے تو بنائے ہیں سمندر میں بھی رستے
یوں ہم کو مٹانا کوئی آسان نہیں ہے

دو چار امیدوں کے دیے ابھی بھی ہیں روشن

Scanned by CamScanner

ماضی کی حویلی ابھی ویران نہیں ہے

وہ جس کو بزرگوں کی روایت نہ رہے یاد
اس شخص کی لوگوں میں کوئی پہچان نہیں ہے

سجدوں میں تڑپ روح میں اب جان نہیں ہے
مومن کی سلامت کوئی پہچان نہیں ہے

سامانِ تجارت میرا ایمان نہیں ہے
ہر در پہ جھکے سر یہ میری شان نہیں ہے

☆ ماجد، دیوبندی

توحید کا ڈنکا

توحید کا ڈنکا ہم عالم میں بجادیں گے
بت خانوں کی بنیادیں ہم جڑ سے مٹادیں گے

صدیقؓ سا اگر کوئی صادق ہمیں مل جائے
بوجہل کے چیلوں کو ہم کلمہ پڑھادیں گے

فاروقؓ سا اگر کوئی عادل ہمیں مل جائے
مشرق کی کڑی لے کر مغرب میں ملادیں گے

عثمانؓ سا غنی کوئی ہم کو کہیں مل جائے
قارون کی دولت میں ہم آگ لگادیں گے

کمزور مسلماں کو ہرگز نہ سمجھ لینا

Scanned by CamScanner

بدلیں گے اگر کروٹ دنیا کو ہلا دیں گے

کل جن کو ترقی کے زینے پہ چڑھایا تھا
معلوم نہ تھا ہم کو یہ آگ لگا دیں گے

اغیار کی نظروں میں ہم کم ہیں مگر سن لو.
آنے دو ذرا موقع کچھ کر کے دکھا دیں گے

ہم کیسے مجاہد ہیں دنیا کو دکھا دیں گے
اسلام کا جھنڈا ہم عالم میں لگا دیں گے

مر جائیں گے یا مٹ جائیں اس دین کی خاطر ہم
اسلام کی خاطر ہم سر اپنا کٹا دیں گے

یارب ہمیں ہمت دے یارب ہمیں طاقت دے
اسلام کے دشمن کو ہم جڑ سے مٹا دیں گے

یہ دین ہمارا ہے یہ مذہب ہمارا ہے
اس دین کی خاطر ہم خوں اپنا بہا دیں گے

مسلم کی حکومت کا نزدیک زمانہ ہے
اسلم کی زبانی یہ مردوں کو سنا دیں گے

مہارت جس کو فن میں ہو ریاکاری نہیں کرتا
حقیقت پیش کرتا ہے اداکاری نہیں کرتا

Scanned by CamScanner

اور شمشیریں چاہے جتنی لے آؤ، فوج چاہے جتنی لگا لو
مجاہد حوصلہ رکھتا ہے تیاری نہیں کرتا

حوصلہ ہم جوان رکھتے ہیں، مرتبہ عالی شان رکھتے ہیں
دل میں ہے لا الہ الا اللہ، ہتھیلی پہ جان رکھتے ہیں

اسلام کا سکہ

اسلام کا سکہ ہم دنیا میں جما دیں گے
تکبیر کے نعروں سے اک دھوم مچا دیں گے

اللہ کے شہروں کو مجھدار کا غم کیوں
سرکارِ دو عالم کی اُمت پہ تبسم کیوں

اسلام زمانے میں دبنے کو نہیں آیا
تاریخ میں یہ مضمون ہم تم کو دکھا دیں گے

مسلم کو حقیقت میں کمزور نہ سمجھو تم
یہ مٹتے مٹاتے بھی دنیا کو مٹا دیں گے

اے روحِ عمرؓ آ کر امداد ذرا کرنا
دنیا میں تیرے خادم کو پیغام سنا دیں گے

اسلام کا سکہ ہم دنیا میں جما دیں گے
تکبیر کے نعروں سے اک دھوم مچا دیں گے

جانے کب یہ قوم طرزِ بوبکرؓ اپنائے گی
جانے کب پھر لوٹ کر عہد عمرؓ آئے گا

تکبیر کے نعروں سے

تکبیر کے نعروں سے دنیا کو ہلا دیں گے
اسلام کی عظمت پہ ہم جان لٹا دیں گے

گر چھیڑا جہاں والو! اسلام کے شیروں کو
چودہ سو برس پہلا کہرام مچا دیں گے

قرآنِ مقدّس پہ آنچ آئے یہ ناممکن
قرآن کے دشمن کا ہم نام مٹا دیں گے

توحید کے متوالے مرنے سے نہیں ڈرتے
میدانِ بدر والا طوفان اٹھا دیں گے

جاگو اے مسلمانوں! اب وقتِ جہاد آیا
ہم دورِ جہالت کو دنیا سے مٹا دیں گے

تکبیر کے نعروں سے دنیا کو ہلا دیں گے
اسلام کی عظمت پہ ہم جان لٹا دیں گے

کچھ نہ کہنے سے بھی چلا جاتا ہے اعجازِ سخن
چپ رہنے سے بھی ظالم کو مدد ملتی ہے

Scanned by CamScanner

بابری مسجد میں ہم

بابری مسجد میں ہم پھر سے اذاں دیں گے
اب ظلم کے طوفاں کو ہم حق سے دبادیں گے

یہ بابری مسجد گر واپس نہ ملی ہم کو
اِس اندھی حکومت کو ہم آگ لگادیں گے

اب خوں میں نہانے کو تیار مسلماں ہے
بولے گا جو گر دشمن ہم اُس کو مٹادیں گے

کمزور مسلماں ہے ہر طاقت ایماں ہے
ایماں کی حرارت سے گھر اُن کے جلادیں گے

یہ ان کی حکومت ہے یہ اِن کا زمانہ ہے
اک وقت وہ آئے گا ہم اِن کو مٹادیں گے

اِن فرقہ پرستوں کی ہند میں حکومت ہے
ان فرقہ پرستوں کو ہم دنیا سے مٹادیں گے

بابری مسجد میں ہم پھر سے اذاں دیں گے
اب ظلم کے طوفاں کو ہم حق سے دبادیں گے

بنائے سینکڑوں اصناد عہدِ نو کے آزر نے
خلیلِ وقت تیری خاموشی دیکھی نہیں جاتی

Scanned by CamScanner

منظر گجرات

خون میں ڈوبا امن کا پیکر دیکھا ہے ۔۔۔ زخمی زخمی ایک کبوتر دیکھا ہے
جلتی حویلی جلتا چھپر دیکھا ہے ۔۔۔ ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے
نام میرا مظلوم ہے میں ایک لڑکی ہوں ۔۔۔ جو دیکھا ہے میں نے وہ بتلاتی ہوں
گھر گھر آگ لگائی ہے غدّاروں نے ۔۔۔ عزت لوٹی دھرم کے ٹھیکے داروں نے
دھرتی پہ شیطان کا لشکر دیکھا ہے ۔۔۔ ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے
شرم سے گردن خم کر دی حیوانوں نے ۔۔۔ ایسا گھنونا کھیل رچا انسانوں نے
کوئی درندہ بھی نہ کرے وہ کام کیا ۔۔۔ ماں کے پیٹ کو چیر کے بچہ مار دیا
معصوموں کو تلواروں پہ دیکھا ہے ۔۔۔ ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے
آئینوں کے تاک میں سب پتھر دل تھے ۔۔۔ وردی میں بھی مظلوں کے قاتل تھے
بچے پیر جوانوں کے سر کاٹ دیے ۔۔۔ انسانوں کے خون سے دریا پاٹ دیے
آنکھوں سے نعشوں کا سمندر دیکھا ہے ۔۔۔ ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے
جس نے دیکھا ہے منظر آگ اگلتا ہوا ۔۔۔ جس نے دیکھا گھر والوں کو جلتا ہوا
بہہ کے شعلے وہ بھی نکل آئے نہ کہیں ۔۔۔ رخ تصویر کا الٹا ہو جائے نہ کہیں
شیشے کی آنکھ میں پتھر دیکھا ہے ۔۔۔ ہاں میں نے گجرات کا منظر دیکھا ہے

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

Scanned by CamScanner

گر عمل کرتے تو.........

وعظ تو سنتے ہیں لیکن ہم عمل کرتے نہیں
گر عمل کرتے تو ہم پر دن برے آتے نہیں

ہم مسلماں ہیں مگر ہم میں مسلمانی نہیں
دل میں ہے ایماں تو پھر کیوں دین پر چلتے نہیں

باپ دادا ہی کی دولت پر اکڑنا ہے فضول
آج ہے دولت ہمارے پاس کل کچھ بھی نہیں

رات دن بجتے ہیں گھروں میں ریڈیو ٹیلی ویژن
اس وجہ سے گھروں میں اپنے خیر و برکت نہیں

گھٹتے جاتے ہیں مساجد میں نمازی دن بہ دن
اور گھروں سے تلاوت کی صدا آتی نہیں

عورتیں گھر میں نمازیں کیوں نہیں پڑھتیں بھلا
کیا غضب ہے مرد مسجد میں کبھی آتے نہیں

تم کو بننا ہے نشان راہ منزل دوستو
تم جو بھٹکے تو سارا کارواں کھو جائے گا

Scanned by CamScanner

انسان سے خطاب

دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
طے جس کو کر رہا ہے، دو دن کا یہ سفر ہے

دنیا بنی ہے جب سے، لاکھوں کروڑوں آئے
باقی نہ رہا کوئی، مٹی میں سب سمائے

اس بات کو کبھی نہ بھولو، سب کا یہی حشر ہے
طے جس کو کر رہا ہے، دو دن کا یہ سفر ہے

آنکھوں سے تو نے اپنے، کتنے جنازے دیکھے
ہاتھوں سے تو نے اپنے، دفنائے کتنے مردے

انجام سے پھر اپنے، اتنا کیوں بے خبر ہے
طے جس کو کر رہا ہے، دو دن کا یہ سفر ہے

مخمل پہ سونے والے مٹی میں سو رہے ہیں
شاہ و گدا وہاں پہ سب ایک ہو رہے ہیں

دونوں ہوئے برابر، یہ موت کا اثر ہے
طے جس کو کر رہا ہے، دو دن کا یہ سفر ہے

یہ محل اونچے اونچے، کچھ کام کے نہیں ہیں
یہ عالی شان بنگلے، کچھ کام کے نہیں ہیں

دو گز زمین میں کا ٹکڑا، چھوٹا سا تیرا گھر ہے

Scanned by CamScanner

طے جس کو کر رہا ہے، دو دن کا یہ سفر ہے

مٹی کے پتلے تجھ کو، مٹی میں ہے سمانا
اک دن یہاں تو آیا، اک دن ہے تجھ کو جانا

دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
طے جس کو کر رہا ہے، دو دن کا یہ سفر ہے

موت کو سمجھتے ہیں غافل اختتام زندگی ☆ ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

لعنت جہیز

یوں بڑھ گئی ہے ملک میں بدعت جہیز کی
اکثر گھروں میں ہوتی ہے لعنت جہیز کی

بیٹے کے باپ کہتے ہیں بیٹی کے باپ سے
ہم چاہتے ہیں آپ سے کثرت جہیز کی

بیوی کے ساتھ ٹی وی ہو اور راج دوت بھی
اور نقد ایک لاکھ دو رشوت جہیز کی

اپنے معاشرے کا انھیں کینسر کہو
بڑھتی ہی جا رہی ہے قباحت جہیز کی

بیٹھی ہیں سن رسیدہ غریبوں کی بیٹیاں
کتنوں نے جان دے دی بدولت جہیز کی

ٹیلر سے لے کر ڈاکٹر انجینئر کے گھر
اکثر ملے گی آپ کو دولت جہیز کی

گھر بیٹھے حکم کرتی ہے شوہر سے صبح و شام

کہتی ہے بیوی یہ ہے کرامت جہیز کی

پہلے تو اہلِ علم کریں ان پر خود عمل
پھر قوم کو بتائیں حقیقت جہیز کی

آسان کیوں نہ ہوں گی غریبوں کی شادیاں
اربابِ زر جو چھوڑ دیں چاہت جہیز کی

مسلم معاشرہ ہو کہ ہندو سماج ہو
دیتا ہے دین کس کو اجازت جہیز کی

جس نوجوان کو خوف ہے پروردگار کا
اُس کو نہیں ہے کوئی ضرورت جہیز کی

ایمان اور یقین سے اتنا تو سوچیے
سنت کو ترک کرتی ہے بدعت جہیز کی

بکتے ہیں بیل بکروں کی مانند نوجوان
اُن کا وجود ہے صرف قیمت جہیز کی

قاضی کبھی نکاح نہ اُن کا پڑھا کرے
جن کی طرف سے آئے شکایت جہیز کی

سر جوڑ کر فکر کریں آپ اور ہم
پھر قوم کو بتائیں حقیقت جہیز کی

قاصر خدا کے سامنے کیا منہ دکھاؤ گے
تا عمر تم نہ کیجیو حسرت جہیز کی

اہلِ زرگزیوں کا آنگن میں رچائیں گے بیاہ
بن بیاہی مفلسوں کی بیٹیاں رہ جائیں گی

Scanned by CamScanner

چرچہ جہیز کا

ہر شہر ہر گلی میں ہے چرچہ جہیز کا
دنیا میں یہ رواج ہے اچھا جہیز کا

لڑکے کا جنم ہو تو یہ کہتے ہیں فخر سے
اک لاکھ کا ٹکٹ ہے بچہ جہیز کا

لڑکی کے والدین کی نیند حرام ہیں
جب سے سنا ہے شہر میں چرچہ جہیز کا

لڑکے کے والدین تو کہتے ہیں نقد بھی
ٹی وی، فریج تو عام ہے حصہ جہیز کا

کتنی ہی لڑکیوں کو ہے مارا جہیز نے
لیکن ختم نہ ہو سکا قصہ جہیز کا

ہر شخص کہہ رہا ہے قصہ جہیز کا
پھر بھی تلاش کرتا ہے رشتہ جہیز کا

جس گھر میں لڑکیاں ہیں کوئی اُن سے پوچھیے
کیسے اٹھا سکیں گے وہ خرچہ جہیز کا

کتنی بڑی ہے شرم کی یہ بات دوستوں
خود اپنے منہ سے مانگنا حصہ جہیز کا

پابندیاں لگائی ہیں سرکار نے مگر
پھر بھی شباب پر ہے یہ دھندا جہیز کا

ٹی وی پہ پڑی جب پہلی نظر

ٹی وی پہ پڑی جب پہلی نظر، کیا چیز ہے ایمان بھول گیا
اخلاقی قدریں بھی مٹنے لگی، جذبہ عمل بھی جاتا رہا

اسلام و شریعت کیا چیز ہے، قرآن و سنت کیا چیز ہے
جذبات دوراں پیدا ہوئے، عقل و ہنر مفلوج ہوا

آنکھوں میں چمک سی آنے لگی، اک ہریالی سی چھانے لگی
شرم وحیا تک کھونے لگا، عفت وناموس جاتا رہا

گیسو کی جھٹک اللہ اللہ، کلیوں کی چٹخ اللہ اللہ
ایماں کی سلامت سبحان اللہ، مَن اپنا پرانا پاپی ہوا

جب رقص وسرور بجنے لگے، ایماں کا جنازہ اٹھنے لگا
نورِ ایمانی کیا کہیے، دل ظلمت کدہ اب بننے لگا

ٹی وی کی جو سیریل آنے لگی، غفلت کی چھاؤں چھانے لگی
ذکر وتلاوت تسبیح تو گیا، کلمہ وعبادت بھول گیا

گانے اور بجانے کی حرمت، عریانیت وفحاشیت
ٹی وی کے کمرے تک جاتے ہی، دین وشریعت بھول گیا

غفلت کے پردے چھانے لگے، دردِ مصائب آنے لگے
جہل وحمایت بڑھنے لگے، مقصودِ اصلی بھول گیا

رحمت کے بجائے زحمت لی، ٹی وی کے سجانے والوں نے
دین وشریعت کے بدلے، شیطان کا طریقہ اپنا لیا

کیا خاک برسے رحمت اِس پر، زحمت کا ساماں پیدا ہوا
مسلم ومومن شان اپنی، غیروں کا طریقہ چلنے لگا

دشمن بھی شاداں ہونے لگے، اب گھر گھر کے چراغاں جلنے لگے
غیروں کے ارادے جمنے لگے لھو الحدیث اب آنے لگا

ٹی وی پہ پڑی جب پہلی نظر، کیا چیز ہے ایمان بھول گیا
اخلاقی قدریں بھی مٹنے لگی، جذبۂ عمل بھی جاتا رہا

ٹیلی ویژن کی بدولت فصل جلدی پک گئی
شہر کا بچہ بچہ بالغ نظر آنے لگا

معیار زندگی کا اٹھانے کے شوق میں
کردار پستیوں سے بھی نیچے گرا دیا

مكة المكرمة

مجھے فُرقت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے
وہ زم زم یاد آتا ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے

جہاں جا کر میں سر رکھتا جہاں میں ہاتھ پھیلاتا
وہ چوکھٹ یاد آتی ہے وہ پردہ یاد آتا ہے

کبھی دوڑ کر چلنا کبھی رک رک کے رہ جانا
وہ چلنا یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے

کبھی وحشت میں آ کر پھر صفا پہ جا کے چڑھ جانا
وہ سعی یاد آتی ہے وہ مروہ یاد آتا ہے

Scanned by CamScanner

کبھی چکر لگانا حاجیوں کی صف میں لڑ بھڑ کر
وہ دھکے یاد آتے ہیں وہ جھگڑا یاد آتا ہے

کبھی ان سے ہٹ کر دیکھنا کعبے کو حسرت سے
وہ حسرت یاد آتی ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے

کبھی جانا منیٰ کو اور کبھی میدانِ عرفہ کو
وہ مجمع یاد آتا ہے وہ صحرا یاد آتا ہے

وہ پتھر مارنا شیطان کو تکبیر پڑھ پڑھ کر
وہ غوغا یاد آتا ہے وہ سودا یاد آتا ہے

منیٰ میں لوٹ کر پھر وہ دنبے کو ذبح کرنا
وہ سنت یاد آتی ہے وہ فدیہ یاد آتا ہے

وہ رخصت ہو کے میرا دیکھنا کعبے کو مڑ مڑ کر
وہ منظر یاد آتا ہے وہ جلوہ یاد آتا ہے

مرا مکہ بھی طیبہ ہے نہیں معلوم کچھ مجھ کو
کہ مکہ یاد آتا ہے کہ طیبہ یاد آتا ہے

نگاہِ شوق جب اٹھتی ہے ربُّ البیت کی جانب
نہ کعبہ یاد آتا ہے نہ مکہ یاد آتا ہے

مجھے فرصت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے
وہ زم زم یاد آتا ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے

Scanned by CamScanner

وتعزمن تشآء وتذل من تشاء

(الطاف ضیاء)

نادان کو اس بات کا بالکل نہیں پتہ
وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

اللہ کے حضور یہ ہوتا ہے فیصلہ
وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

جھوٹی نوازشات کی بارش فضول ہے
مجھ کو ذلیل کرنے کی سازش فضول ہے

میرا قدم قدم پہ مددگار ہے خدا
وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

جب تم زمین والوں کو نیچا دکھاؤ گے
بے داغ صورتوں کو جو شیشہ دکھاؤ گے

آئے گی آسمان سے اُس وقت یہ صدا
وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

بے جا کسی کے حق میں بُرا کر رہے ہیں جو
اک دوسرے کے راز کو وا کر رہے ہیں جو

اُن کو بتائے کوئی اِس آیت کا ترجمہ
وتعزمن تشآء وتذل من تشآء

Scanned by CamScanner

بنجر زمیں پہ پھول کی چادر بچھائے وہ
پتھر کو موم موم کو پتھر بنائے وہ

اُس کی رضا سے سحر بھی بن جاتا ہے دوا
وتعز من تشآء وتذل من تشآء

کچھ بھی نہیں ہوں دوستوں اَن پڑھ گنوار ہوں
بے نام بے نشان ہوں بے اعتبار ہوں

الطاف تھا میں اُس نے بنایا مجھے ضیاء
وتعز من تشآء وتذل من تشآء

آج کے دور میں کوشش ہے یہ انسانوں کی
تیری دیوار سے اونچی مری دیوار بنے
شان و شوکت کے لیے تو ہے پریشان حفیظ
اور میری تمنا ہے کہ تیرا کردار بنے

Scanned by CamScanner

اب زمیں کا بدن

اب زمیں کا بدن نہ چھوڑیں گے
یعنی ہرگز کفن نہ چھوڑیں گے

اپنا ایماں ہے یہی ماجد
مر کے بھی ہم وطن نہ چھوڑیں گے

رشتۂ خون توڑ ڈالا ہے
سچ کا مضمون توڑ ڈالا

آج وہ دیش بھکت بنتا ہے
جس نے قانون توڑ ڈالا

چاہے یہ جان بھی چلی جا..
کچھ انا کے خلاف مت کرنا

چھین لی جس نے آپ کی پہچان
اُس کو ہرگز معاف مت کرنا

صاف ذہنوں کی آزمائش تھی
ملک کے ساتھ مل کے سازش تھی

دیکھنا ہے نتیجہ کیا ہو گا
چور نے چور کی سفارش کی

اُن کی نسبت کا تاج رکھتے ہیں
ہر مرض کا علاج رکھتے ہیں

خوف کیا ہو ہمیں یزیدوں سے
ہم حُسینی مزاج رکھتے ہے

جس جگہ رحمتوں کی بارش تھی
اُس جگہ آگ کی ہوائیں ہیں

دل یہ کہتا ہے مجھ سے اے ماجد!
سب یہ اعمال کی سزائیں ہیں

اب زمیں کا بدن نہ چھوڑیں گے
یعنی ہرگز کفن نہ چھوڑیں گے

اپنا ایماں ہے یہی ماجد
مر کے بھی ہم وطن نہ چھوڑیں گے

ہائے اس دور کے انداز نرالے دیکھے
فیصلے قتل کے قاتل کے حوالے دیکھے

سرزمین دیوبند

چراغ مصطفیٰ بجھا، نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں
نشانِ حق نما مٹا، نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

نبی کو علمِ دین کی، یہ سوئے ہند بو ملی
علومِ دیوبند ہیں اِسی حدیث کی کڑی
اکابرین کے تئیں خلاف آندھیاں چلیں
چراغِ قاسمی بجھا، نہیں نہیں نہیں ہیں نہیں نہیں

حُسین جن کا نام تھا، حُسین اُن کا کام تھا
نبی کا وہ غلام تھا، حدیث کا امام تھا
فقط عجم میں ہی نہیں، عرب کی سرزمیں میں بھی
کوئی بھی اُن کے مثل تھا، نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

انار کا درخت تھا، وہی تو تاجِ تخت تھا
حُسن نے درس دین کا، حُسن سے ہی شروع کیا
جلے گا اِس قدر یہاں، چراغِ دینِ مصطفیٰ
کسی کو یہ یقین تھا، نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

سرزمین دیوبند، خدا کو آگئی پسند
خدا نے فیصلہ کیا، یہیں بنے گا جامعہ
نبی نے نقش کھینچ کر ہمیں یہی ہے دی خبر
کہیں ہے اور نودرہ، نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

امام با صفا تھا وہ، مجاہدِ زماں تھا وہ

کسوں کو چمن پہ ناز تھا، اسیر مانتا تھا وہ
عجب مرد شیر تھا، ہر اک اُن سے زیر تھا
کسی سے وہ کبھی ذرا نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں
یہ کیسا ظلم ہے یہاں، ابھی یہاں ابھی وہاں
نہ جانے پھر کہاں کہاں، جہاں نہ جا سکے گماں
مخالفت کی آندھیاں، بہت چلی صدا یہاں
مگر چمن یہ لٹ گیا، نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں

ہماری پشت پہ ہوتا ہے جب بھی وار ہوتا ہے
کہ دشمن سے لڑنے کا کوئی معیار ہوتا ہے
بڑا ہوتا نہیں کوئی بڑی باتیں سنانے سے
بڑا ہوتا ہے وہ جس کا بڑا کردار ہوتا ہے

حالات حاضرہ

ڈبو کا دودھ پی کے بچے جو پل رہے ہیں
وہ سب جوان ہو کر بڈھے نکل رہے ہیں
دادا گری میں باوا کچھ کم نہیں تھے لیکن
باوا سے بڑھ کے چالو بچے نکل رہے ہیں
اس دور ڈالڈا کا یہ بھی اثر ہو شاید
چیتے دبک رہے ہیں گیدڑ اچھل رہے ہیں
مرغوں کی کچھ خطا ہے یا مرغیوں کی سوچو

Scanned by CamScanner

تہذیبِ نو کے انڈے گندے نکل رہے ہیں

کُتّے پکڑنے والے آئے ہیں گلی میں
روکو نہ جی جاجی کو باہر نکل رہے ہیں

پاگل تیری غزل کا اُلٹا اثر ہوا ہے
بہرے لپک رہے ہیں، لنگڑے اچھل رہے ہیں

ڈبو کا دودھ پی کے بچے جو پل رہے ہیں
وہ سب جوان ہو کر بڈھے نکل رہے ہیں

میں اُردو ہوں

میں اعلانِ صداقت ہوں، صحیفہ ہوں فراست کا
تبسّم ہوں شرافت کا، تکلّم ہو مروّت کا

میں شبنم ہوں، میں خوشبو ہوں، ضیائے ماہ و انجم ہوں
مرے نورانی پیکر سے عیاں ہے نورِ فطرت کا

نہ ہندو ہوں، نہ مسلم ہوں، میں سکھ ہوں نہ عیسائی
میں لہجہ آدمیّت کا، میں نغمہ ہوں اخوت کا

مرے نعروں میں لیکن انقلابی آگ روشن ہے
سکھایا ہے سبق بھارت کو، باطل سے بغاوت کا

میں اردو ہوں، میرا چرچا ہے مشرق اور مغرب میں
مرے لفظ میں پیغام ہم امن و محبت کا

میں اعلان صداقت ہوں، صحیفہ ہوں فراست کا
تبسّم ہوں شرافت کا، تکلّم ہوں مروّت کا

Scanned by CamScanner

نفرتوں کی فضاؤں میں پیار کا آسمان رکھتے ہیں
جس کے ہر لفظ میں ہے یکجہتی، ہم وہ اردو زبان رکھتے ہیں

خلافِ بدعت

ہر گز خلافِ شرع نہ جینا پسند ہے
مجھ کو میرے نبی کا قرینہ پسند ہے
کلیر جو جا رہا ہے مرادوں کے واسطے
پھر بھی وہ کہہ رہا ہے مدینہ پسند ہے
حاصل ہو جس میں کھانے و پینے کی لذّتیں
تجھ کو وہ دن و سال مہینہ پسند ہے
تجھ کو کہاں پسند ہے حق بات کی تلاش
تجھ کو قدم قدم پہ حسینہ پسند ہے
ہر گز خلافِ شرع نہ جینا پسند ہے
مجھ کو میرے نبی کا قرینہ پسند ہے

سسکیاں لے کر

چمن سے کون چلا ہے خموشیاں لے کر
کلی کلی بھی تڑپتی ہے سسکیاں لے کر

تماشہ دیکھ رہے تھے جو ڈوبنے کا مرے
مری تلاش میں نکلے ہیں کشتیاں لے کر

جو مانگا کرتے تھے ہر دم مرے مرنے کی دعا
وہ رو رہے ہیں جنازے پہ سسکیاں لے کر

کفن اٹھاؤ نہ میرا زمانہ دیکھ نہ لے
میں سو رہا ہوں کسی کی نشانیاں لے کر

میں جا رہا ہوں تری بزم سے خدا حافظ

Scanned by CamScanner

غمِ حیات کی ساری اداسیاں لے کر
چمن سے کون چلا ہے خموشیاں لے کر
کلی کلی بھی تڑپتی ہے سسکیاں لے کر

برطانوی ایجنٹ "قادیانی"

قادیانی سے کہو یوں ورغلانا چھوڑ دے
اپنے جھوٹے دین کی ڈفلی بجانا چھوڑ دے

وہ کبھی مہدی کہے خود کو کبھی عیسیٰ مسیح
جھوٹ کہہ کر فضلہ ناپاک کھانا چھوڑ دے

دین کا باغی ہے وہ برطانوی ایجنٹ ہے
کوئی اس دجال کے دھوکے میں آنا چھوڑ دے

قادیانی سے کسی مسلم کا رشتہ ہو اگر
اُس کے گھر وہ جانا آنا، آنا جانا چھوڑ دے

میں ترے دھوکے میں نہ آؤں گا اے مرزا غلام
مصطفیٰ کے اُمتی کو آزمانا چھوڑ دے

ہے درِ صیہونیت کا سگ یہی مرزا غلام
اس سے کہہ دو اِس طرح دُم ہلانا چھوڑ دے

جب نبوت مصطفیٰ پر ختم پہلے ہو چکی
پھر نبوت کا سکہ جمانا چھوڑ دے

تو نے گر چھیڑا مجھے تو میں نہ چھوڑوں گا تجھے

Scanned by CamScanner

ورنہ تو دعوا نبوت کا جتانا چھوڑ دے

شدت ہیضہ سے جو بیت الخلا میں مر گیا
اُس بے غیرت سے کوئی دل لگانا چھوڑ دے

مصطفیٰ کے دین کی تکمیل جب کہ ہو چکی
پھر وہ اپنے دین کی کھچڑی پکانا چھوڑ دے

میں تیرے برطانوی پیسوں پہ کردوں گا پیشاب
نوٹ کی یہ گڈیاں مجھ کو دکھانا چھوڑ دے

کبھی تو مرد بولے اور کبھی عورت کہے
مثلِ گرگٹ رنگ بدل کر سر ہلانا چھوڑ دے

مرد ایسا ہے کہ جس کو ہوتا ہے ایام حیض
بے حیا سے کہہ دو وہ الو بنانا چھوڑ دے

کہہ دو قاصر میرا ہر اک شعر ایٹم بم کا ہے
میں نہ چھوڑوں گا تجھے چاہے زمانہ چھوڑ دے

قادیانی سے کہو یوں ورغلانا چھوڑ دے
اپنے جھوٹے دین کی ڈفلی بجانا چھوڑ دے

☆ غلام ربانی قاصر بھاگلپوری

قادیانی شیطانی

جہاں تعلیم ویرانی جہاں تبلیغ ہامانی مسلمانو! بچو اس سے کہ یہ فرقہ ہے شیطانی
ہوا مرزا قادیانی آیا دنیا میں نبوت کا کیا ہے جس نے دعوا جھوٹا لایعنی
جو غدار وطن تھا بالیقین انگریزی کا کتا ہوئی ہے پرورش جس کی انھیں کے زیر نگرانی

حرامی جانور خنزیر اور افیون کھاتا ہو — نبی ہرگز نہیں وہ جو شرابی اور ہو زانی
مرا ہے جس گھڑی بیت الخلا میں تھا بدن اُس کا — جو کہتا تھا نبی خود کو تھی جس کی شکل بھی کانی
یہ فرقہ قادیانی جو بتائے خود کو اسلامی — حقیقت میں یہ کافر ہیں لباس ان کا مسلمانی
یہ دشمن ہیں محمدؐ کے یہ چیلے بوجہل کے ہیں — بڑے ابلیس ہیں یہ کل بنائے شکلِ انسانی
یہ کافر یہ مرتد ہیں یہ دین احمدؐ سے خارج ہیں — ٹھکانہ ہے جہنم اِن کا سُن فرمانِ سبحانی
اگرچہ آئے پھر بھی کوئی ناداں اِن کی باتوں میں — بڑی حیرت ہے ایسے شخص پر ہوتی ہے حیرانی
یہ لالچ ہر طرح دے کر تمھیں گم راہ کرتے ہیں — تباہ کرتے ہیں تم کو اور تمہاری شانِ ایمانی
کسی بھی طرح آئے اِن کے پھندوں میں جو مرتد ہے — نہ باقی ہے نکاح اُس کا ہے لعنت اُس پہ رحمانی
ہے کافر بعد مانے مصطفیٰ کے جو نبی کوئی — علمائے دیں کا فتوا ہے یہی ہے حکمِ قرآنی
نماز اُس کے جنازے کی نہیں ہرگز پڑھائیں گے — کسی نے بھی محمدؐ پر نبوّت ختم نہ مانی
نبی آخر محمدؐ ہیں نبوّت ختم اُن پر ہے — نہ ہوگی اب وحی نازل ہے یہ ارشادِ ربانی
جو خاتم ہیں نبوّت کے محمدؐ نام ہے اُن کا — زمین و آسماں صدقہ ہے جن کا جیل وطغیانی
ہم اپنے مصطفیٰؐ کے دین پر قربان جائیں گے — خلاف اُن کے اگر اٹھے گا کوئی فتنۂ شیطانی
ہم اپنے دین کی خاطر کٹا دیں گے یہ سر اپنا — ہم عاشق ہیں محمدؐ کے نہ ہم کو فکر ہے جانی
الٰہی فرقۂ باطل کو زمیں میں غرق فرما دے — ہدایت ان کو ہو یا پھر چلیں یہ راہ نورانی
محمدؐ پاک کے صدقے ہو کامل ایماں راشد کا — حفاظت نظرِ بد سے ہو خدا کی ہو نگہبانی

Scanned by CamScanner

ایک غیر مسلم کی طرف سے مسلمانوں کو

ہدایت

ایک ہی پربھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں
ایک ہی درگاہ پر سر آپ بھی رکھتے نہیں

اپنی سجدہ گاہ دیوی کا اگر استھان ہے
آپ کے سجدوں کا مرکز بھی تو قبرستان ہے

گنتی اپنے دیوتاؤں کی، جو ہم رکھتے نہیں
آپ بھی مشکل کشا، اپنے تو گن سکتے نہیں

جتنے کنکر اُتنے شنکر، یہ اگر مشہور ہے
جتنے مردے، اُتنے سجدے آپ کا دستور ہے

اپنی دیوی دیوتاؤں کو ہے اگر کچھ اختیار
آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں ہے کچھ شمار

وقتِ مشکل کے ہے نعرہ اپنا بجرنگ بلی
آپ کو دیکھا لگاتے نعرۂ غوث وعلی

بھیجتا ہے پربھو اوتار اپنا ہر اک دیس میں
آپ نے سمجھا خدا کو مصطفیٰ کے بھیس میں

مندروں میں بھی بجاتے ہیں اگر ہم گھنٹیاں
تربتوں پر آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں

ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی خوبیاں
آپ بھی گاتے ہیں قبروں پر یوں ہی قوالیاں

ہم چڑھاتے ہیں بتوں پر دودھ اور پانی کی دھار
آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغ و چادر شاندار

بت کی پوجا ہم کریں ہم کو ملے نار سقر
آپ قبروں پر جھکیں پھر کیوں ملے جنت میں گھر

آپ مشرک ہم بھی مشرک بات بالکل صاف ہے
جنتی تم، دوزخی ہم، یہ کوئی انصاف ہے

ہم بھی جنت میں رہیں گے تم اگر ہو جنتی
ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی

فرق ہم میں اور تم میں کچھ نہیں شنکر دیال
ہم کو بھی سمجھا دو، ورنہ تو تم پہ سب ہوگا وبال ۔

نتیجۂ فکر شنکر دیال شرما، جے ستھم چوک، رام پور، ۳۶ گڑھ

باب چہارم:

ترانے

Scanned by CamScanner

ترانۂ دارالعلوم، دیوبند

یہ علم و ہنر کا گہوارہ تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے ۔۔۔ ہر پھول یہاں اِک شعلہ ہے ہر سرو یہاں مینارہ ہے

خود ساقیٔ کوثر نے رکھی، میخانے کی بنیاد یہاں ۔۔۔ تاریخ مرتب کرتی ہے، دیوانوں کی روداد یہاں

جو وادیٔ فاراں سے اُٹھی، گونجی ہے وہی تکبیر یہاں ۔۔۔ ہستی کے صنم خانوں کے لیے ہوتا ہے حرم تعمیر یہاں

برسا ہے یہاں وہ ابر کرم، اُٹھا تھا جو سوئے یثرب سے ۔۔۔ اس وادی کا سارا دامن سیراب ہے جوئے یثرب سے

کہسار یہاں دب جاتے ہیں طوفان یہاں رک جاتے ہیں ۔۔۔ اس کاخ فقیری کے آگے شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں

ہر بوند ہے جس کی امرت جل، یہ بادل ایسا بادل ہے ۔۔۔ سو ساگر جس سے بھر جائیں، یہ چھاگل ایسا چھاگل ہے

مہتاب یہاں کے ذروں کو ہر رات منانے آتا ہے ۔۔۔ خورشید یہاں کے غنچوں کو ہر صبح جگانے آتا ہے

یہ صحن چمن ہے برکھا رت، ہر موسم ہے برسات یہاں ۔۔۔ گل بانگ سحر بن جاتی ہے ساون کی اندھیری رات یہاں

اسلام کے اس مرکز سے ہوئی، تقدیس عیاں آزادی کی ۔۔۔ اِس بامِ حرم سے گونجی ہے سو بار اذاں آزادی کی

اس وادیٔ گل کا ہر غنچہ، خورشید جہاں کہلاتا ہے ۔۔۔ جو رند یہاں سے اٹھا ہے وہ پیر مغاں کہلایا ہے

اس بزم ولی اللہی میں تنویرِ نبوت کی ضو ہے ۔۔۔ جو شمع یقیں روشن ہے یہاں، وہ شمعِ حرم کی پرتو ہے

یہ مجلسِ مے وہ مجلس ہے، خود فطرت جس کی قاسمؔ ہے ۔۔۔ اُس بزم کا ساقی کیا کہیے، جو صبحِ ازل سے قائم ہے

جس وقت کسی یعقوبؔ کی لے اس گلشن میں بڑھ جاتی ہے ۔۔۔ ذروں کی ضیا خورشید جہاں، کو ایسے میں شرماتی ہے

عابدؔ کے یقیں سے روشن ہے، سادات کا سچا صاف عمل ۔۔۔ آنکھوں نے کہاں دیکھا ہوگا، اخلاص کا ایسا تاج محل

یہ ایک صنم خانہ ہے جہاں محمودؔ بہت تیار ہوئے ۔۔۔ اس خاک کو ذرّے ذرّے سے کس درجہ شرر بیدار ہوئے

ہے عزم حسینؔ احمد سے بپا، ہنگامہ گیر و دار یہاں ۔۔۔ شاخوں کی لچک بن جاتی ہے، باطل کے لیے تلوار یہاں

رومیؔ کی غزل، رازیؔ کی نظر، غزالیؔ کی تلقین یہاں ۔۔۔ روشن ہے جمالِ انورؔ سے، پیمانۂ فخر الدینؔ یہاں

ہر رند ہے ابراہیمؔ یہاں، ہر میکش ہے اعزازؔ یہاں ۔۔۔ رندانِ ہدیٰ پر کُھلتے ہیں تقدیس طلب کے راز یہاں

ہیں کتنے عزیزؔ اس محفل کے، انفاسِ حیات افروز ہمیں ۔۔۔ اس سازِ معانی کے نغمے دیتے ہیں یقیں کا سوز ہمیں

Scanned by CamScanner

طیب کی مے مرغوب یہاں، رہتے ہیں سفالِ ہندی میں
روشن ہے چراغِ نعمانی، اس بزمِ کمالِ ہندی میں

خالق نے یہاں ایک تازہ حرم، اس درجہ حسیں بنوایا ہے
دل صاف گواہی دیتا ہے، یہ خلدِ بریں کا سایہ ہے

اس بزمِ جنوں کے دیوانے، ہر راہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے افسانے، دیوارِ چمن سے زنداں تک

سو بار سنوارا ہے ہم نے اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہلِ جنوں بتلائیں گے، کیا ہم نے دیا ہے عالم کو

جو صبحِ ازل تک گونجی تھی، فطرت کی وہی آواز ہیں ہم
پروردۂ خوشبو غنچے ہیں، گلشن کے لیے اعجاز ہیں ہم

اس برقِ تجلی نے سمجھا، پروانۂ شمعِ نور ہمیں
یہ وادیٔ ایمن دیتی ہے تعلیمِ کلیمِ طور ہمیں

دریائے طلب ہو جاتا ہے، ہر میکش کا پایاب یہاں
ہم تشنہ لبوں نے سیکھے ہیں، مے نوشی کے آداب یہاں

بلبل کی دعا جب گلشن میں فطرت کی زباں ہو جاتی ہے
انوارِ حرم کی تابانی، ہر سمت عیاں ہو جاتی ہے

امدادؔ و رشیدؔ و اشرفؔ کا یہ قلزمِ عرفاں پھیلے گا
یہ شجرۂ طیبؔ پھیلا ہے، تا وسعتِ امکاں پھیلے گا

خورشید یہ دینِ احمدؐ کا، عالم کے افق پر چمکے گا
یہ نور ہمیشہ چمکا ہے، یہ نور برابر چمکے گا

یوں سینۂ گیتی پر روشن، اسلاف کا یہ کردار ہے
آنکھوں میں رہیں انوارِ حرم، سینے میں دل بیدار ہے

از: مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
استاذ دارالعلوم دیوبند

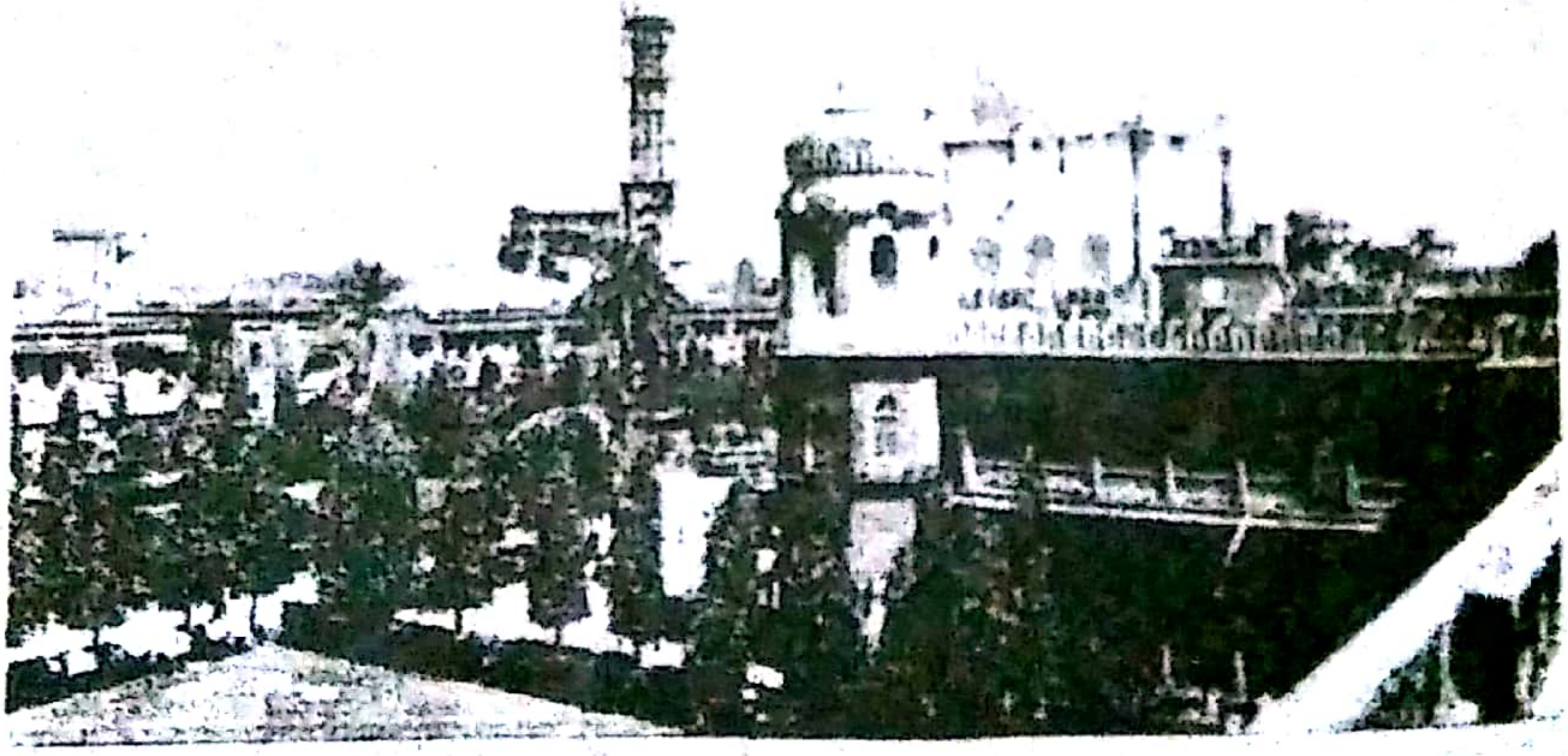

ترانۂ دارالعلوم وقف، دیوبند

یہ مرکزِ علمِ قرآنی، سرچشمۂ فکرِ ایمانی   ہر صبح یہاں کی کیف آگیں، ہر شام ہے جس کی رحمانی
یہ گلشن دینِ احمد کی ہے بادِ نسیم روح افزا   آغوش میں جس کے کھلتے ہیں، اسرارِ علومِ ربانی
انوارِ وحیٔ الٰہی سے ہر شمع یہاں کی روشن ہے   ہر گام اجالا جس کا ہے، ہر سمت ہے جس کی تابانی
یہ علمِ نبی کا پودا، جو مرہونِ حضرت قاسم ہے   ممنونِ رشید و عابد ہے، یہ فضلِ بہارِ یزدانی
محمود، حبیب و اشرف ہیں، جس کے نگیں تابندہ   اور جس کے جمالِ انور سے، یہ بزم ہے ساری نورانی
سالم ہیں یہاں پر سایہ فگن اسلم یہاں کی پاک فضا   ہر وقت فرشتے کرتے ہیں، اس گلشنِ دیں کی نگرانی
نازاں ہے چمن کا ہر بلبل، اس نطق و بیانِ انظر پر   شعلوں کی لپک شبنم کی نمی، تقریر ہے جس کی برہانی
خورشیدِ علومِ دین سے یہاں، ہر صبح منور ہوتی ہے   ہر شام یہاں پر ہوتی ہے، تقسیمِ نعیمِ یزدانی
فطرت ہے سعیدِ نونہالوں کی چٹکیں گے کھلیں گے مہکیں گے   خوشبو یہ جہاں تک پھیلے گی ہو جائے گی حق کی سلطانی
ہر دم ہے بپا یہاں دیونوں میں پس عزم و عمل کا ہنگامہ   ہمت سے اٹھے جرأت سے بڑھے باطل کی کوئی ہو طغیانی
میخانہ فیضِ قاسم کا، جاری یہ ہمیشہ دور رہے   ہیں طیب و طاہر ساقی جس کے اور جس کا نشہ ہے روحانی
ظلمت کی گھنی ہم چھاؤں میں اسلام کی شمع جلائیں گے   ہے کاشفِ رازِ اسلامی، یہ مرکزِ علمِ روحانی

از: مولانا نعیم کاشف بھوجپوری

ترانۂ جامعۃ الامام أنور، دیوبند

یہ علم کی وادیٔ سینا ہے، ماننِد کلیم طور ہیں ہم
انوارِ حرم کے جلووں سے، سرشار ہے دل مخمور ہیں ہم

اس شمعِ صداقت نے سمجھا، پروانۂ حق آگاہ ہمیں
شیدائی حکمت کہتا ہے، یہ جامعہ انور شاہ ہمیں

رندانِ ہدیٰ دوہراتے ہیں، ہر صبح یہاں پیمانِ ازل
سانچے میں زبانِ انظر کے ڈھلتی ہے یہاں صہبائے غزل

اندازِ بیاں مدہوشی کے، اسرارِ نہاں خاموشی کے
رندوں کو سکھائے جاتے ہیں آداب یہاں خونوشی کے

ٹکسال ہے علم وفن کی یہاں، معروف کے سکّے ڈھلتے ہیں
اس سازِ یقیں کے تاروں پر، احساں کے دیپک جلتے ہیں

اللہ کرے اس شمعِ حرم، سے سارا زمانہ روشن ہو
مشکوٰۃِ نبوّت کی ضو سے، ہر وادی، وادیٔ ایمن ہو

یہ علم کی وادیٔ سینا ہے، ماننِد کلیم طور ہیں ہم
انوارِ حرم کے جلووں سے، سرشار ہے دل مخمور ہیں ہم

از: مولانا ریاست علی ظفر بجنوری

Scanned by CamScanner

ترانۂ مظاہر علوم سہارن پور

یہ علم و ہنر کا گہوارہ یہ رشد و ہدایت کا مخزن ضو باری نور احمد سے ہے اس کا ہر ایک ذرہ روشن
تاریخ مظاہر کہا کہیے شفاف ہے مثلِ آئینہ تنویر حرم کے پرتو سے معمور ہوا اس کا سینہ
اس مرکز دین و دانش میں خورشید یقیں کے ڈھلتے ہیں اس محفل علم و عرفاں میں تقدیس کے ساغر چلتے ہیں
ابھرا تھا جو ارضِ بطحا سے ہے گونج اس نغمے کی یہاں جو غارِ حرا میں چمکا تھا ہے آنچ اسی شعلے کی یہاں
ہر غنچہ و گل نے پائی ہے توحید و رسالت کی خوشبو فطرت کی سحر انگیزی نے پھونکا ہے تصوف کا جادو
ہے بزم ولی اللہی سا انداز حسیں اس محفل میں اسرار و حکم ذہنوں پہ کھلے اس رشد و عمل کی منزل میں
تعلیم و حدیث و قرآں سے آئین ہیں سیرت سازی کے اطوار یہاں ہیں رومیؔ کے انداز یہاں ہیں رازی کے
صدیقیؔ صفا، عثمانیؔ حیا اور سوزِ بلالیؔ ہے اس میں تقویٰ و طہارت نعمانیؔ، تلقینِ غزالیؔ ہے اس میں
خوش بخت سعادت نے رکھی بنیادِ حسیں اس مخزن کی پھر مظہرؔ و احمدؔ نے اس کو دولت بخشی علم و فن کی
امدادؔ و رحیمؔ و قادرؔ کا ہے خاص ہی انداز یہاں کھلتا ہے رشیدؔ و اشرفؔ کے ہر علم و عمل کا راز یہاں
ہے اور رہے گا یوں ہی سدا اس باغ پہ فضل رحمانی عبدالرحمٰنؔ و ظفرؔ نے بھی فرمائی ہے اس کی نگرانی
گلزار کھلا کے وحدت کے وہ مردِ جلیل اس میں گذرا اصنامِ جہالت توڑے ہیں جس نے وہ خلیلؔ اس میں گذرا
اس باغ میں لطفِ لطیفیؔ سے گل نے لطافت پائی ہے غنچوں نے سعیدؔ شفقت سے کھلنے کی سعادت پائی ہے
ضو علم و لیاقت کی پھیلی اور جہل دلوں سے محو ہوا صدیقؔ سا مستانہ دیکھو یاں آ کے امام النحو ہوا
فیضانِ نگاہِ اسعدؔ سے سب ساغر باطل ٹوٹ گئے اور بادۂ علم و عرفاں کے اس بزم میں سوتے پھوٹ گئے
ساقی ہے یہاں کا زکریاؔ یہ بزم وہ بزمِ عرفاں ہے جو علم حدیث نبویؐ کا اک ماہر و شیخ دمیاں ہے
الیاسؔ و محمد یوسفؔ اور انعامؔ کی آنکھوں کا تارا ایوبؔ کو بھی ہے دل سے سوا محمودؔ کو ہے جاں سے پیارا

اب مفتی ظفر کے دم سے آیا ہے نکھار اس گلشن میں — شاداب ہے ہر اک غنچہ و گل ہے تازہ بہار اس گلشن میں

عالم بھی یہاں عامل بھی یہاں عابد بھی یہاں زاہد بھی یہاں — بیباک مناظر بھی ہیں یہاں شاعر بھی یہاں ناقد بھی یہاں

یہ مادر علمی ہے واصفؔ ہم پر ہے بڑا احسان اس کا — ہر گوشۂ عالم میں پھیلا پھیلے گا سدا فیضان اس کا

جاری رہے یہ سرچشمۂ دیں، قرآں کی تجلی کا دھارا — تابندہ رہے، درخشندہ رہے، یہ نور ہدیٰ کا مینارا

یہ گلشن دین مصطفویؐ دنیا میں یوں ہی شاداب رہے — اس قلزم نور یزداں سے تا حشر جہاں سیراب رہے

☆ مولانا واصف نظامی مظاہری

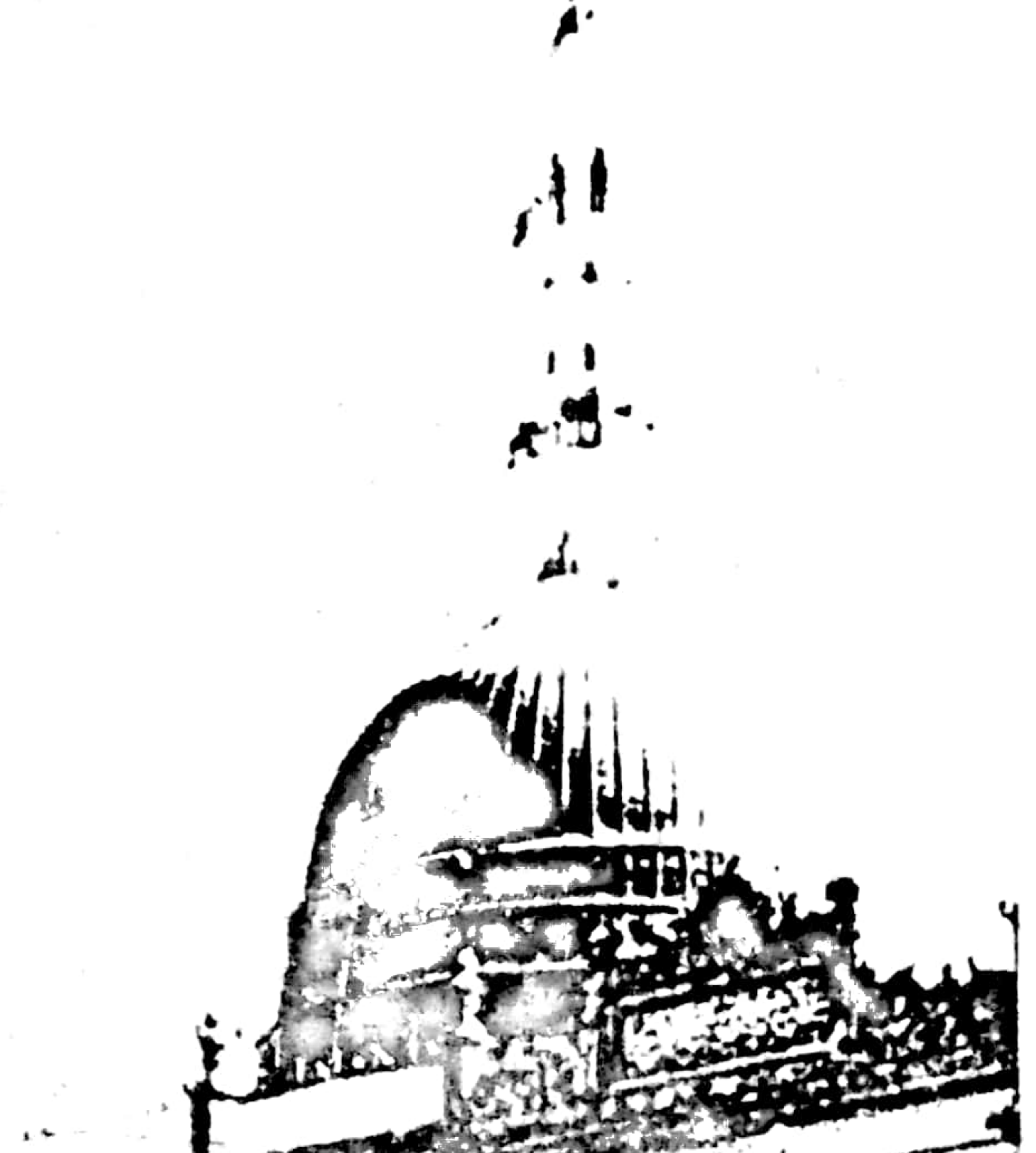

ترانۂ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

یہ میرا چمن، ہے میرا چمن ، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں
سرشار نگاہ نرگس ہوں ، پابستہ گیسوئے سنبل ہوں
یہ میرا چمن، یہ میرا چمن، یہ میرا چمن ہے، یہ میرا چمن، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں
جو طاق حرم میں روشن ہے ، وہ شمع یہاں بھی جلتی ہے
اس دشت کے گوشے گوشے سے اک جوئے حیات ابلتی ہے
یہ دشت جنوں دیوانوں کا ، یہ بزم وفا پروانوں کی
یہ شہر طرب رومانوں کا ، یہ خلد بریں ارمانوں کی
فطرت نے سکھائی ہے ہم کو افتاد یہاں ، پرواز یہاں
گائے ہیں وفا کے گیت یہاں ، چھیڑا ہے جنوں کا ساز یہاں
یہ میرا چمن، ہے میرا چمن ، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں
اس بزم میں تیغیں کھنچی ہیں ، اس بزم میں ساغر توڑے ہیں
اس بزم آنکھ بچھائی ہے، اس بزم میں دل تک جوڑے ہیں
ہر شام ہے شام یہاں ، ہر شب ہے شب شیراز یہاں
ہے سارے جہاں کا سوز یہاں ، اور سارے جہاں کا ساز یہاں
ذرّات کا بوسہ لینے کو سو بار جھکا آکاش یہاں

خود آنکھ سے ہم دیکھی ہے، باطل کی شکست فاش یہاں
یہ میرا چمن، ہے میرا چمن ، میں اپنے چمن کا بلبل ہوں
یہ میرا چمن، یہ میرا چمن، یہ میرا چمن ہے میرا چمن میں اپنے چمن کا بلبل ہوں
جو ابر یہاں سے اٹھے گا ، وہ سارے جہاں پر برسے گا
ہر جوئے رواں پر برسے گا ، ہر کوہ گراں پر برسے گا
ہر سرد شمن پر برسے گا، ہر دشت و دمن پر برسے گا
خود اپنے چمن پر برسے گا ، غیروں کے چمن پر برسے گا
ہر شہر طرب پر گرجے گا ، ہر قصر طرب پر کڑکے گا
یہ ابر ہمیشہ برسا ہے ، یہ ابر ہمیشہ برسے گا
یہ ابر ہمیشہ برسا ہے ، یہ ابر ہمشہ برسے گا
یہ ابر ہمیشہ برسا ہے ، یہ ابر ہمشہ برسے گا
برسے گا، برسے گا ، برسے گا

از مجاز لکھنوی

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا

پروت وہ سب سے اونچا، ہم سایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں، اُس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے، رشک جناں ہمارا

اے آبِ رود گنگا، وہ دن ہے یاد تجھ کو
اترا ترے کنارے، جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا، آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

یونان و مصر و روما، سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی، نام و نشاں ہمارا

کچھ بات ہے کہ ہستی، مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن، دورِ زماں ہمارا

اقبال کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

Scanned by CamScanner

ترانۂ مسلمانانِ ہند

کٹتے ہی رہے ہم بستی میں راہبروں کی
آنکھوں میں سما نہیں رہی ہم دیدہ وروں کی

کچلی گئی عزت تو ہمارے ہی گھروں کی
کاٹی گئی فصلیں تو ہمارے ہی گھروں کی

اس دیش میں برسوں سے پریشان ہیں ہم لوگ
بس جرم ہے اتنا کہ مسلمان ہیں ہم لوگ

سرحد پہ جما ہے جو لہو دے گا گواہی
ہم سچے مسلمان تھے تم جھوٹے سپاہی

دشمن کی کی ہے تم نے سدا پشت پناہی
نیلام کیا رازوں کو اور لائے تباہی

مسلم کبھی بوفورس کا سودا نہیں کرتے
ایمان تمہاری طرح بیچا نہیں کرتے

تم نے تو سدا ہند کو کنگال کیا ہے
مغلوں نے اسے عزم سے ٹکسال کیا ہے

اجملؔ نے ظفرؔ نے اسے اقبال کیا ہے
ٹیپو نے لہو دے کے اسے لال کیا ہے

Scanned by CamScanner

تم تھک گئے ہم نے کبھی ہمت نہیں ہاری
بتلا دو یہ دھرتی ہے تمہاری یا ہماری

محمود سے آزاد سے انسان ہمیں تھے
اشفاق، حمید اور نظیر خان ہمیں تھے

لائے تھے جو آزادی کا طوفان ہمیں تھے
ہر دور میں بھارت کے نگہبان ہمیں تھے

قربانی کے رشتے کو بھلا توڑ دیں کیسے
کم بخت زمیں مل ہے اسے چھوڑ دیں کیسے

پنجاب کو فصلوں کا دھن کس نے دیا تھا
مینار و قلعہ تاج کہن کس نے دیا تھا

بھوپال کو انداز سخن کس نے دیا تھا
کشمیر کو ترشیدہ بدن کس نے دیا تھا

تاریخ میں ہم چاند ستارے ہی ملیں گے
پتھروں پہ بھی نام ہمارے ہی ملیں گے

جمہور کا کل خون کیا جس نے وہ تم تھے
رتھ یاترا کا داغ دیا جس نے وہ تم تھے

تم بابری مسجد کو گرانے میں لگے تھے
ہم امن کے مندر کو بچانے میں لگے تھے

ہم سر پہ کفن باندھ کے تیار ملیں گے
مرتے رہے برسوں سے مگر اب نہ مریں گے

ہم ظلم کریں گے نہ کبھی ظلم سہیں گے
ہم بابری مسجد کو بنا کر ہی رہیں گے

قانون کے دستور کو توڑیں گے نہیں ہم
چھیڑو گے اگر ہم کو تو چھوڑیں گے نہیں ہم

ہم خون کی قیمت تو بہت دے چکے لیکن
اے خاک وطن! قرض ادا کیوں نہیں ہوتا

جب پڑا وقت گلستاں پہ تو خوں ہم نے دیا
اب بہار آئی تو کہتے ہیں تیرا کام نہیں

تجربہ ہے ہمیں، لا! ہم کو قیادت دے دے
ہم نے صدیوں اسی دھرتی پہ حکومت کی ہے

ترقی کا ضامن (درشانِ قرآنِ کریم)

قرآنِ عظیم اک دولت ہے، مومن کے لیے اک رحمت ہے
تعظیمِ حیاتِ طیّب ہے، قرآن سراپا حکمت ہے

ایمان کی دعوت دیتا ہے، ایثار کا جذبہ لاتا ہے
انوارِ ہدیٰ کا مظہر ہے، قرآن کتابِ حکمت ہے

قرآں ہے ترقی کا ضامن، ہر آن ہدایت کا زینہ
قرآں سے قائم مذہب ہے، لاریب یہ دیں کی عظمت ہے

اک حرفِ قراں پہ دس نیکی پڑھنے سے یقیناً ملتی ہے
ہر حرف قرآں کا نعمت ہے، ہر حرف قرآں کا رحمت ہے

جو حفظِ قرآں کر لیتا ہے، وہ اوج یقیناً پاتا ہے
محبوبِ خدا ہو جاتا ہے، یہ شرفِ حسینِ امّت ہے

کیا خوب ہے رتبہ حافظ کا، جنت میں ٹھکانہ ہے اُس کا
کنبے کی نجات اِس سے ہوگی، حافظ کی بڑی یہ عظمت ہے

ماں باپ جو اُن کے ہوتے ہیں، وہ تاجِ نورانی پاتے ہیں
بخشش کا حسیں یہ ساماں ہے، اعزاز یہ خیرالامت ہے

محفوظ ہے اِس کا ہر نقطہ، ہر کلمہ مکمل ہے اس کا
اعجاز ہے قرآں محشر تک، تمثیل سے عاجز امت ہے

فیضان نگار اس قرآں کا، ہر سمت میں جاری ساری ہے
تعلیمِ عبادت دیتا ہے، کیا خوب حسیں یہ نعمت ہے

ختم شد

Scanned by CamScanner